ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیاد

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۸ / جون ۱۹۸۲ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

ڈیڑھ روپیہ

حدیث اور معاشرت

ترتیب ——— محمد منصور الزمان صدیقی

جنّت کا راستہ

علم جنت کے راستوں کا نشان ہے۔ حدیث میں ہے جس نے علم (دین) طلب کیا وہ جنّت کے باغوں میں چلے گا۔ (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق مناوی)

ماں کی عزت

جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (احمد، نسائی، بیہقی)

باپ کا احترام

رب کی رضا باپ کی رضا میں ہے۔ اور رب کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی)

اسراف سے بچو

مال کے صرف میں فضول خرچی سے بچتے رہو اور میانہ روی کا التزام رکھو۔ کیونکہ وہ قوم کبھی محتاج نہیں ہوتی جس نے میانہ روی اختیار کی۔ (مشکوٰۃ عن ابن عمرؓ)

اعتدال رکھو

خرچ میں میانہ روی **نصف معاش** ہے۔ (مشکوٰۃ عن ابن عمرؓ)

وعدہ کی اہمیت

مومن کا وعدہ (قرض کی طرح) واجب الادا ہے اور مومن کا وعدہ ایسا ہے جیسے ہاتھ پکڑ لیا۔ (کنز الاعمال)

ایفائے عہد کا انعام

قیامت کے دن اللہ کے سب سے بہتر بندے وہ ہوں گے جو خوش دلی سے وعدہ وفا کرتے ہیں۔ (عن عائشہؓ)

وعدہ قرض ہے

وعدہ کرنے والے کا اقرار قرض کی طرح ہے یا اس سے بھی زیادہ۔ (عن علیؓ)

یک جان

تمام مسلمان ایک جسم ہیں کہ اگر آنکھ میں درد ہو تو تمام بدن میں تکلیف ہو اور اگر سر میں درد ہو تو سارا جسم بے چین ہو جائے۔ (مشکوٰۃ)

بنیادی اخوّت

ایک مومن دوسرے مومن کے لئے بنیاد کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصّہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ (پھر آپؐ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح) (مشکوٰۃ عن ابی موسیٰؓ)

امانت کا حق

جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو۔ اور جو شخص تمہاری خیانت کرے تم اس کی خیانت نہ کرو۔ (مشکوٰۃ ابی ہریرہؓ)

امانت کا انعام

امانت سے رزق حاصل ہوتا ہے اور خیانت سے فقر۔ (کنز العمال)

امانت کی اہمیت

اس شخص کا ایمان نہیں جس میں امانت نہ ہو اور اس شخص میں دین نہیں جس کا عہد (ٹھیک) نہیں۔ (مشکوٰۃ عن انسؓ)

سچّے تاجر کا رتبہ

سچّا اور امانت دار سوداگر انبیاء اور صدیقین و شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، دارقطنی، دارمی)

قسم نہ کھاؤ

تجارت میں بہت قسم کھانے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ اس وقت تو مال فروخت کر دیتی ہے لیکن پھر نقصان دیتی ہے۔ (مسلم)

تجارت کرو

تجارت ضرور کرو اس میں رزق کا $\frac{9}{10}$ حصّہ ہے۔ (احیاء العلوم)

ربطِ باہمی

مرد و عورت کا تعلق ایسا ہے جیسے دو جڑواں بچے، ایک جان دو قالب۔ (مواہب)

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
پاکستان

جلد ۲۷ شمارہ ۱
جمعۃ المبارک ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

رئیس الادارہ
شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ

مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
محمد سعید الرحمٰن علوی
عبد الرشید انصاری — کراچی
ظہیر میر۔ ایم اے ایل ایل بی

دفاتر

کراچی
انجمن خدام الدین بلڈنگ
پہلی چورنگی ناظم آباد، کراچی
فون۔ ۲۱۱۴۴۳

لاہور
خدام الدین مرکز
اندرون شیرانوالہ دروازہ
فون۔ ۶۴۹۸۴

بدل اشتراک

سالانہ	۶۵ روپے
ششماہی	۳۳ روپے
سہ ماہی	۱۷ روپے

فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ

سالانہ خریداری برائے غیر ممالک
بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۰۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن، شام	۲۴۰ روپے
انگلینڈ، یورپ	۲۹۰ روپے
امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا	۳۶۵ روپے
افریقہ (برِ اعظم)	۴۰۵ روپے
ہندوستان، افغانستان	۱۶۰ روپے

ناشر: مولانا عبید اللہ انور۔ طابع الٰہی بخش
مطبع کاسمو پرنٹرز ۴۸۰۔ ڈی موری گیٹ لاہور

مسئلہ اسرائیل کا

اسرائیل جس ماحول اور پس منظر میں معرضِ وجود میں آیا اس سے دنیا کا ہر باشعور شہری واقف ہے۔ عالمی سامراج جس کی قیادت ایک زمانہ میں برطانیہ عظمیٰ کے ہاتھ میں تھی اور آج کل امریکہ اس کا چودھری ہے، نے ہمیشہ اس کی سرپرستی کی ——— مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کو بھی امریکی سرکار نے ہمیشہ بھول بھلیوں میں بتلا رکھا۔ اور اب بھی اس کا یہی رویہ ہے لیکن ظاہر ہے کہ مسلمان ممالک کے ساتھ اس کا رویہ منافقانہ تھا اور ہے لیکن اس کی اصل سرپرستی اسرائیل کے لئے ہے اور اس معاملہ میں وہ بالکل اندھا ہو چکا ہے کسی اخلاقی ضابطے یا روایت کا اس کو ذرہ برابر احساس نہیں۔ اس کی سرپرستی کے بل بوتے پر اسرائیل آئے دن اسلامی دنیا کو پریشان کئے رکھتا ہے ——— اور اس کی طرف سے گذشتہ چند سالوں میں اسلامی دنیا جو نقصان اٹھا چکی ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اسلامی برادری نے عالمی سامراج کے اس مہرے کو لگام دینے کے لئے اب تک کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔ وہ ٹکڑیوں میں بٹا ہوا ہے، اس کی اپنی صفوں میں اتحاد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے وسائل سے کام لینے کا اسے آج تک ڈھنگ نہیں آیا ——— کس قدر مقامِ تاسف ہے کہ کئی سال سے اسلامی کانفرنس کا اجلاس ہوتا ہے تو سربراہانِ مملکت کے لئے اتنے انتظامات ہوتے ہیں کہ توبہ بھلی، لیکن معاملہ چند قراردادوں سے آگے نہیں بڑھتا۔ فیا حسرتنا و یا للعجب۔

ان دنوں اسرائیل پھر جو کر رہا ہے وہ انتہائی المناک ہے فلسطینی بُری طرح مظالم کا شکار ہیں۔ لبنان میں آگ لگی ہوئی ہے، شام عملاً جنگ میں ملوث ہو چکا ہے اور معاملہ بڑھتا چلا جا رہا

ہے امریکہ اس کی بھرپور سرپرستی کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ (جو فی الحقیقت کفن چوروں کی انجمن ہے) میں جو قرارداد آتی ہے اسے ویٹو کر دیا جاتا ہے، اس لئے وہاں سے کسی خیر کی توقع عبث ہے ——— مسئلہ حل ہو گا تو ایسے کہ عالم اسلام متحد ہو، وہ اپنے وسائل مجتمع کرے۔ اسلحہ کی صنعت میں خود کفیل ہو، اپنی قومی اور اجتماعی زندگی میں تمدن جدید کی فتنہ سامانیوں سے اپنے آپ کو بچائے، سادگی کا وطیرہ اور ماضی کی اخلاقی قدروں کی طرف لوٹ جائے اس کے بغیر گاڑی نہ چلے گی۔

ایک فقیر بے نوا نے دل کی بات کہہ دی۔ عمل کی توفیق اللہ کی ذات دینے والی ہے۔

خدائے بزرگ و برتر اپنے فضل بے پایاں سے ہمیں اصلاح حال کی توفیق دے۔

علوی

مکتوب جدّہ

خدام الدین کے ایک پرانے قاری مقیم جدّہ نے ہمیں ایک خط لکھا، بڑا تفصیلی خط۔ خط میں رونا رویا گیا ہے جماعت حقہ اہلسنت و جماعت میں اختلاف کا ——— ظاہر ہے کہ اختلاف فی نفسہ کوئی بری چیز نہیں لیکن جب نفسانیت اس میں آ جائے تو معاملہ دگرگوں ہو جاتا ہے اور بہت زیادہ۔ اسی قسم کی صورتِ حال سے پریشان ہو کر ایک مخلص مسلمان نے خط لکھا حضرت مولانا عبیداللہ انور کو توجہ دلائی ہے کہ سب کو اکٹھا بٹھائیں اور ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دیں کہ دنیا میں ہماری جگ ہنسائی ہو ——— خط کے مندرجات بڑے واضح ہیں، لفظ لفظ سے خلوص ٹپکتا ہے ——— ہماری خواہش ہے کہ اہل سنت متحد ہوں، اپنی مقدس روایات کے مطابق بنیان مرصوص بنیں اور ایک بار پھر اہل بدعت و ضلالت پر آندھی طوفان بن کر چھا جائیں ——— امید ہے کہ حلقہ کے مشائخ و علماء اور اہل دل اس طرف متوجہ ہوں گے۔

جائے عبرت

ضلع گوجرانوالہ میں ایک قصبہ ہے رسول نگر ——— ۱۰ مئی کا دن تھا جب اس میں خواتین کی مجلس ہوئی حوا کی نامراد بیٹیوں نے ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالےٰ علیہا و رضوانہ کا پتلا بنا کر اس کی توہین کی۔ اگلے دن وہاں مردانہ مجلس تھی، کل والی عورتیں اپنی لیڈر رضیہ نامی عورت کی قیادت میں مکان کی چھت پر مجلس سُن رہی تھیں، چھت گری رضیہ سمیت ۸ عورتیں جو عمل توہین میں پیش پیش تھیں دب کر ہلاک ہوگئیں جنازے اٹھے تو راستے میں دو مرتبہ رضیہ کی چارپائی ٹوٹی ——— اِنَّ بطش ربّک لشدید۔

اللہ تعالےٰ اپنے نبی اور اس کے گھرانے کے معاملہ میں بڑے غیرت مند واقع ہوئے ہیں۔ جائے عبرت ہے یہ واقعہ ان لوگوں کے لیے جن کی گستاخ زبانوں اور آوارہ قلم کا نشانہ وہ مقدس گھرانہ ہے ——— المیہ یہ ہے کہ ضلع کے بعض علماء جنہوں نے اس واقعہ کی طرف انتظامیہ کی توجہ دلائی انتظامیہ ان کے درپے ہے ——— انتظامیہ مجوسی النسل بے راہرو کے لئے اگر اتنی حسّاس ہے تو اسے اہلسنت پر واضح کر دینا چاہیئے تاکہ اہل سنت اپنے مسائل و معاملات کے لئے خود کوئی پروگرام بنا سکیں۔

ایک بنک ملازم کی فریاد

نیشنل بنک آف پاکستان گوجرانوالہ کینٹ شاخ کے ہیڈکیشئیر محمد سرور منہاس صاحب کی ایک فریاد اپنے بنک کے پرویزی افسران کے ظلم کے خلاف چھپی ہے ——— فریاد

(باقی ۷ پر)

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

سیرتِ نبویؐ قرآنی

اسلامی برادری سے متعلق ارشاداتِ رسالت

جانشینِ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم العالیہ

بعد از خطبہ مسنونہ :

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ———

صدق اللہ العلی العظیم :۔

محترم حضرات و معزز خواتین ! سورۂ حجرات کی ایک آیت کریمہ کا مختصر ٹکڑا آپ کے سامنے تلاوت کیا جس کا معنی یہ ہے کہ "تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" ——— آپ جانتے ہیں کہ مسلمان انہیں کہا جاتا ہے جو دعوت دین کو قبول کر لیتے اور اللہ کے رسول علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق زندگی گذارنے کا عہد کر لیتے ہیں۔ جو جو شخص اس سلک مروارید سے وابستہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ ایک خاص برادری اور طبقے کا حصّہ بن جاتا ہے۔ اس برادری اور طبقے کو "اسلامی برادری" اور "امت مسلمہ" کہا جاتا ہے۔ عہدِ رسالت میں جو طبقہ اسلام اور دینِ حق کو مان کر اس برادری کا حصّہ بن گیا اس کی بعض خصوصیات کی بنا پر اسے "جماعت صحابہ" کا نام دیا جاتا ہے۔ ان کے بعد جن بزرگوں نے اس محترم طبقہ کی دعوت و اصلاح کے عمل سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا وہ "تابعین" کہلاتے ہیں اور ان کے بعد دین اسلام کے علمبرداروں کو "تبع تابعین" کہا جاتا ہے ——— امّت میں مخصوص افراد کے لئے محدّث، مفسّر، متکلّم، فقیہ اور صوفی جیسے القابات و خطابات ضرور ہیں لیکن بنیادی طور پر چھوٹا اور بڑا، عالم اور جاہل ایک ہی برادری کا حصہ ہے۔ جسے "اسلامی برادری" کہا جاتا ہے۔ مخصوص القابات و خطابات رکھنے والے حضرات اپنی دینی اور ملّی خدمات کے پیشِ نظر یقیناً زیادہ احترام کے مستحق ہوتے ہیں لیکن بنیادی طور پر چونکہ سبھی مسلمان کہلاتے ہیں اس لئے بہ حیثیت مسلمان اور اسلامی برادری کے افراد کے ناطہ سے ہر ایک دوسرے کے احترام کا پابند ہے اور اس اعتبار سے ہر کوئی کچھ حقوق و فرائض کا پابند ہے۔

ایک خاص مثال

صحبت امروزہ میں امتیازات سے الگ ہو کر محض اسلامی برادری کے حوالہ سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے کیسا ہونا چاہیئے؟ اس پر سرکار دو عالم علیہ السلام کے چند ارشادات عرض کرنے ہیں بخاری و مسلم دونوں اہم ترین کتب حدیث ہیں ان میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا :۔

"ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مضبوط عمارت کا سا ہے۔ اس کا ایک حصّہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا (جس سے بتلانا یہ مقصود تھا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس

میں وابستہ اور پیوستہ ہونا چاہیئے)

گویا حضور علیہ السلام نے امت مسلمہ کو ایک مضبوط قلعہ سے تشبیہ دی جس کی آہنی اور مضبوط دیواریں اس کی اینٹوں کی باہمی پیوستگی کا مظہر ہوتی ہیں۔ مسلمان کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اور مسلم شریف میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے :۔

" رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام مسلمان ایک شخص واحد کے اعضاء کی مانند ہیں۔ اگر اس کی آنکھ دُکھے تو اس کا سارا جسم دُکھ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔"

دیکھئے حضور علیہ السلام پوری اسلامی برادری کو ایک جسم سے تشبیہ دے رہے ہیں جس سے سمجھانا یہ مقصود ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کی راحت و تکلیف سمجھے ہر ایک کا غم اپنا غم تصور کرے۔ گویا انسانی برادری میں دوئی کا تصور مٹ جائے۔

مسلمان کے کام آنے والوں کا اجر

بخاری و مسلم میں مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے قائد انسانیت اسلامیانِ عالم محمد عربی علیہ السلام کا مفصل ارشاد مذکور ہے جس میں فرمایا گیا کہ :۔

" ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (اس لئے اسے چاہیئے کہ) نہ تو خود اس پر ظلم و زیادتی کرے نہ دوسروں کا نشانہ ظلم بننے کے لئے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے۔"

نیز فرمایا " جو کوئی اپنے ضرورت مند بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو کسی مسلمان کو تکلیف و مصیبت سے نجات دلاتے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی کسی مصیبت اور پریشانی سے نجات عطا فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کریگا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری کرے گا"

کسی کو حقیر نہ سمجھو

اسی طرح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے محدث کبیر کی روایت سے قائد اعظم و اکرم علیہ السلام کا ارشاد منقول ہے جس میں پہلے تو وہی بات ہے جو سابقہ حدیث کی ابتدا میں ہے اس کے بعد ہے :۔

" مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی تحقیر نہ کرے اور اس موقعہ پر بقول راوی رسالت مآب علیہ السلام نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تقویٰ کا مقام تو یہ ہے اور ظاہر ہے کہ اس کی صحیح کیفیت سے اللہ تعالیٰ واقف ہے اس لئے آدمی کو سوچنا چاہیئے کہ وہ خواہ مخواہ پر تقویٰ اور نیکی کے زعم کا شکار ہو کر دوسروں کو ذلیل و حقیر کیوں سمجھتا ہے ؟ مزید ارشاد ہے کہ کسی آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے۔ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ یعنی اس کا خون اس کا مال اور اس کی آبرو!

آپ نے دیکھا کہ اللہ کے نبی نے اسلامی برادری کے افراد کا کس طرح احترام سکھایا اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی کہ اس کا مقام انسانی قلوب ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس کا اندر کیسا ہے ؟ اس کی باطنی کیفیات کیا ہیں ؟ ممکن ہے آپ جسے حقیر سمجھتے ہیں وہ آپ سے تقویٰ میں بڑھا ہوا ہو ؟ اس لئے اس قسم کی حرکت ایک لمحہ

کے لئے نہ کریں ——— حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت حضرت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے نقل کیا کہ ہم نے اپنے آقا و مولا کے ہاتھ پر بیعت کے وقت جو عہد و پیمان کئے ان میں اقامۃ الصلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا برتاؤ شامل تھا۔

اسلامی برادری سے خارج ہونے کا فتوےٰ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا جس کو مسلمانوں کے مسائل و معاملات کی فکر نہیں۔ وہ ان میں سے نہیں اور جس کا یہ حال ہو کہ وہ ہر اور ہر صبح و شام اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب قرآن مجید، مسلمانوں کے حاکم و سربراہ اور عام مسلمانوں کے حق میں اخلاص و وفاداری سے خالی ہو وہ کیسا مسلمان ہے ؟ اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں۔

بات بڑی واضح اور صاف ہے۔ جینا ہے تو اس طرح جیو کہ خدا اور اس کے رسولؐ اور کتاب اور مسلم سربراہ اور اسلامی برادری کی ہمدردی میں جیو، اللہ کا کہنا مانو، رسولؐ کی اتباع کرو، قرآن کے اصولوں کو اپناؤ، حاکم و سربراہ کی بے جا خوشامد نہ کرو تو بے جا تنقید بھی نہ کرو اور عام مسلمانوں کے حقوق پہچانو، اسی میں بھلا ہے، یہی اسلام ہے، اور یہی دین ———

اور آخر میں ایک اور حدیث سن لیں بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ راوی حضور علیہ السلام کے محبوب صحابی اور خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔ ارشاد ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے ۔

ارشادات رسالت بڑے واضح اور صاف ہیں اور بد قسمتی سے ہمارا عمل ان کے سراسر خلاف۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اخروی محاسبہ سے قبل اپنا محاسبہ کریں اللہ کو راضی کریں۔

حضرت اقدس لاہوری قدس سرہ کی بات کتنی عجیب ہے کہ اللہ کو عبادت سے ، رسالت مآب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم) کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے راضی کرو، یہی دین ہے یہی قرآن کا خلاصہ ہے۔

فہل من مدّکر ؟ ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ اللہ تعالیٰ قبول نصیحت اور عمل کی توفیق سے نوازے۔

آمین یا الٰہ العالمین

بقیہ : اداریہ

میں مخاطب کیا گیا ہے حاکم وقت جنرل محمد ضیاء الحق کو جن کے دور میں نفاذ و تنفیذ اسلام کی باتیں بہت ہو رہی ہیں ——— افسوس یہ ہے کہ نفاذ اسلام کے نعرے بہت ہیں عمل کچھ نہیں۔ بلکہ ظلم و زیادتی ہر دائرہ میں بڑھ گئی ہے۔ منہاس صاحب کی فریاد اسی نوعیت کی ہے اور پھر ستم یہ ہے کہ ایسا کرنے والے ایک رسوائے زمانہ منکر حدیث کے ایک پیروکار ہیں۔ اور وہ انتقام لے رہے ہیں ایک مظلوم ملازم سے اس بات کا کہ وہ اپنے آقا و مولا کا نام کیوں لیتا ہے ؟ فریاد اشتہاری شکل میں چھپ کر ملک میں تقسیم ہو چکی ہے۔ حاکم وقت سمیت تمام ذمہ دار لوگوں تک پہنچ چکی اس کا ازالہ از بس ضروری ہے ورنہ پھر اسلام کا نام لینا چھوڑ دینا چاہیئے۔

خدا سے ڈرو اور مکر و فریب سے کام نہ لو
یا اسلام پر چلنا سیکھو یا اسلام کا نام نہ لو

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا فضل و کمال

ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

آفتابِ نبوت کی ضیاء باری سے جہاں اہلِ بیت نبوی مستفیض و مستنیر ہوئے، وہاں شمعِ نبوت کے پروانوں نے دربارِ نبوت سے وافر فیضان حاصل کیا۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس دعا نصیب ہوئی: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ۔ یعنی اے اللہ معاویہ کو کتاب اللہ اور حساب کا علم عطا فرما اور اس کو عذابِ جہنم سے بچا۔ اس مقدس نبویؐ دعا کا یہ نتیجہ نکلا آپ کو پورے عرب میں علمی حیثیت سے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میں ایک عظیم شان نصیب ہوئی۔ احادیث کا کافی ذخیرہ آپ کے سینۂ مبارک میں محفوظ تھا۔ چنانچہ احادیث کی کتابوں میں ان کی ۱۶۳ روایات ملتی ہیں جن میں چار متفق علیہ ہیں۔

کبھی کبھار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں علمی مناظرہ ہو جاتا تو آپ بھی اس میں شامل ہوتے، تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے صائب نکلتی تھی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جو صحابہ میں ایک متوکلانہ اور درویشانہ شان رکھتے تھے ان کی فقیرانہ اور متوکلانہ منش نے مسلمانوں کے لیے زائد از ضرورت مال جمع کرنا حرام قرار دیا۔ اس عقیدے میں وہ اس قدر متشدد تھے کہ انہوں نے سرمایہ داری کے خلاف سرِعام وعظ کہنا شروع کر دیا اور جو مسلمان روپیہ اور مال و دولت جمع کرتے تھے ان کو اس آیت کا مورد ٹھہراتے:—

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ (کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اس کو خدا کی راہ میں صرف نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو)۔

اس آیت سے پہلے یہود و نصاریٰ کا ذکر ہے۔ حضرت امیر معاویہ فرماتے تھے کہ اس آیت کا تعلق بھی انہیں لوگوں سے ہے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ اس کو مسلمان اور غیر مسلمان دونوں سے متعلق کرتے تھے۔ دوسرا اختلاف یہ تھا کہ حضرت ابوذرؓ خدا کی راہ میں نہ دینے سے یہ مراد لیتے تھے کہ کل مال خدا کی راہ میں نہیں دیتے اور امیر معاویہ صرف زکوٰۃ میں محدود کرتے تھے۔ اس مختلف فیہ مسئلہ میں گو ترکِ دنیا کے اصول سے حضرت ابوذر کا خیال کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو، لیکن واقعہ کے لحاظ سے حضرت امیر معاویہ کی رائے صائب اور صحیح ہے۔ ان مذہبی علوم کے علاوہ حضرت امیر معاویہؓ عرب کے مروجہ علوم میں ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ چنانچہ کتابت میں جس سے عرب تقریباً ناآشنا تھے حضرت امیر معاویہ کو پوری مہارت تھی۔ اسی وصفِ خاص کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا خاص کاتب مقرر فرمایا جس کی وجہ سے آپ وحی الٰہی کے امین ٹھہرے۔

شاعری عربوں کا خاص محبوب فن تھا۔ حضرت امیر معاویہ کو شعر و شاعری کا نہایت اچھا ذوق تھا۔ وہ شعر کو تہذیبِ اخلاق کا بہترین نمونہ سمجھتے تھے۔ عرب شاعری کے بعد خطابت آتش بیانی کا خاص درجہ رکھتے تھے۔ گو حضرت امیر معاویہؓ نے اعلیٰ درجے کے خطیب کی حیثیت سے کوئی شہرت حاصل نہ کی، تاہم ان کی تقریر فصاحت و بلاغت اور زورِ بیان کا بہت عمدہ نمونہ ہوتی تھی۔ علامہ ابن طقطقیؒ لکھتے ہیں: کَانَ حَكِيْمًا فَصِيْحًا بَلِيْغًا۔ معاویہ بہت بڑے حکیم اور فصیح و بلیغ تھے۔ وہ اپنی تقریر سے بڑے بڑے مجمعوں کو مسحور کر لیتے تھے۔ شامیوں کی تسخیر میں حضرت امیر معاویہؓ کی پولیٹیکل تدابیر کے علاوہ ان کی طاقتِ لسانی اور زورِ خطابت کو بڑا دخل تھا۔ حافظ نے کتاب "البیان والتبیین" میں حضرت امیر معاویہؓ کی جو فصیح و بلیغ تقاریر کا مجموعہ جمع کیا ہے وہ اسلوبِ بیان اور لفظی و معنوی بلاغت کے لحاظ سے بڑے بڑے خطبارِ عرب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ کی فہرستِ علمی میں سب سے زیادہ نمایاں پہلو ان کی تدبیر و سیاست ہے۔ اور یہ استعداد ان میں فطری تھی۔ چنانچہ وہ روزانہ ایامِ عرب، اخبارِ عرب، اخبارِ عجم و سلاطینِ عجم کے حالات اور ان کے طریقِ جہانبانی اور دوسری اقوام کے سلاطین کی حربی و سیاسی چالوں اور رعایا کے ساتھ ان کے حسن و سلوک اور گذشتہ اقوام کے حالاتِ عروج و زوال بڑے اہتمام سے سنتے تھے۔ چنانچہ تاریخ کی ابتدائی داغ بیل بھی حضرت امیر معاویہؓ کے پُرشکوہ دور میں شروع ہوئی۔ انہوں نے اپنے عہد کے ایک بہت بڑے عالم عبید بن شریہ سے تاریخِ قدیم کی داستان سلاطینِ عجم کے حالات، انسانی زبانوں کی تاریخ اور اس کے مختلف ملکوں اور مقامات پر پھیلنے کے واقعات کو قلم بند کرنے کا حکم دیا۔

ان رسمی علوم کے علاوہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحیفہ کمال کا سب سے روشن باب ان کی فطری سیاسی دانشوری ہے۔ تمام مؤرخین نے انہیں سب سے بڑا مدبر، سیاست دان، بیدار مغز فرماں روا تسلیم کیا۔ ایک فرانسیسی مؤرخ لکھتا ہے:

"امیر معاویہؓ دنیا کے زیرک فہیم، حلیم، قوی بادشاہ تھے۔"

ملکی سیاست اور امورِ مملکت کی تدابیر میں ایک ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو خود سیاست اور تدبیر میں یگانۂ روزگار ہستی تھے اور انسانی نفسیات کے صحیح مزاج شناس تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کو کسرائے عرب کہتے تھے۔ حضرت سعید مقبری راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ معاویہ کے ہوتے ہوئے کسریٰ اور قیصر اور ان کے تدبر کا تذکرہ کرتے ہو۔ مجھے تعجب ہے۔

حضرت عمرؓ جیسے مدبر عرب فرمانروا کو حضرت امیر معاویہؓ اپنی زبان آوری اور تدبیروں سے چپ کرا دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام کا سفر اختیار کیا تو حضرت امیر معاویہ بڑے خدم و حشم کے ساتھ ان کے استقبال کو نکلے۔ اس شان و شکوہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں آ گئے اور غصے کی حالت میں فرمایا، تم صبح و شام خدم و حشم کے ساتھ نکلتے ہو مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم چین سے اپنے گھر بیٹھے رہا کرتے ہو۔ تمہارے دروازے پر حاجتمندوں کا ہجوم رہتا ہے، تو حضرت امیر معاویہؓ نے برجستہ جواب دیا۔ یا امیر المؤمنین! یہاں ہمارے دشمن ہم سے قریب رہتے ہیں اور ان کے جاسوس لگے رہتے ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ وہ اسلام کو باعزت دیکھیں۔ یہ عذر سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ تمہارا عقلمند آدمی کا فریب ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے عرض کیا، یا امیر المؤمنین! جیسا آپ فرمائیں ویسا کیا جائے گا، تو حضرت عمرؓ نے زِچ ہو کر فرمایا۔ اے معاویہ جب میں تم پر کوئی نکتہ چینی کرتا ہوں، تو تم مجھے لاجواب کر دیتے ہو۔ میری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ میں تم کو کیا حکم دوں اور کیا منع کروں۔

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو امیر معاویہؓ سے بڑا سردار نہ پایا۔ کسی نے پوچھا، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ بھی ہیں؟ تو جواب دیا، خدا کی قسم! یہ لوگ امیر معاویہؓ

(باقی ۱۳ پر)

علم باغ زندگی کی ہے بہار

اے عزیزو باتمیز و باوقار
خوش نصیب و نیک بخت و بختیار

حق تعالیٰ تم کو رکھے عمر بھر
کامیاب و کامران و کامگار

علم کی کچھ خوبیاں لکھتا ہوں اب
غور سے ان کو پڑھو لے نامدار

علم سے ہوتا ہے انساں محترم
علم سے ہوتا ہے انساں باوقار

علم سے ہے آدمیت کا فروغ
علم باغ زندگی کی ہے بہار

علم سے ہوتی ہے شہرت دہر میں
علم ہے عالم کا سچا اشتہار

علم کر دیتا ہے انساں کو حلیم
علم سے ہوتا ہے انساں بُردبار

علم سے رنگین ہو جاتی ہے رُوح
علم کر دیتا ہے دِل کو پُربہار

علم رُوحانی مزوں کا ہے کفیل
آسمانی رحمتوں کا ذمّہ دار

بختِ خُفتہ جاگتا ہے علم سے
علم سے ہوتا ہے غافل ہوشیار

علم کرتا ہے معطّر رُوح کو
علم کیا ہے جنّتی میووں کا ہار

علم کیا ہے آدمیّت کا بناؤ
علم کیا ہے آدمیّت کا سنگھار

علم کیا ہے ایک لعلِ بے بہا
علم کیا ہے ایک دُرِ شاہوار

علم کیا ہے آدمیّت کا شرف
علم کیا ہے آدمیّت کا وقار

علم کیا ہے ایک لُطفِ پرنشاط
علم کیا ہے ایک لُطفِ پُربہار

علم کیا ہے، کل جہاں کا ماحصل
علم کیا ہے انتخابِ روزگار

علم کیا ہے رازدانِ کائنات
حُسنِ فطرت کا حقیقی رازدار

عِلم کے جھولوں میں شوق و ذوق سے
جھولتے ہیں لُطفِ فضلِ کردگار

علم کے نغموں سے ہو کر مست و خوش
جھومتی ہے رحمتِ پروردگار

کون لکھ سکتا ہے ساری خُوبیاں
علم ہے دریائے ناپیدا کنار

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں سے انہیں نوازا تھا۔ زبان و ادب میں صحت و درستگی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ شعر و شاعری کا بھی پاکیزہ ذوق تھا۔ مولانا (رحمۃ اللہ علیہ) نے ۱۳۵۹ھ میں اپنے بچوں کے نام رنگون سے ایک منظوم جس میں علم کی فضیلت پر بڑی خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ (ماخوذ: ماہنامہ "الرشید" ساہیوال)

الہدیٰ

شمس الدین حقی، کراچی

۵۔ پیغمبر کی بیویوں سے کوئی مرد سامان مانگے تو پردے کے باہر سے مانگے اس لئے کہ اللہ کے نزدیک یہ مانگنے والے اور پیغمبر کی بیویوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔

کیا جو بات نبی کی بیویوں کے لئے پاکیزگی کی بات ہے وہ اوروں کے لئے نہیں ہے۔ یہ پاکیزگی پردے کے پیچھے رہ کر ہی اختیار کی جا سکتی ہے۔

۶۔ مذکورہ بالا احکام تو خصوصیت سے نبی کی بیویوں کے لئے تھے۔ اس لئے خوئے بد کے لئے یہ بہانہ نکل سکتا ہے کہ اور عورتیں ان پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل حکم میں تو نبی کی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ مومنین کی عورتوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ باہر نکلا کریں تو اپنے مونہوں پر چادر یعنی گھونگٹ ٹکا لیا کریں"۔

گھروں سے باہر نکلنے کی یہ اجازت ضرورت کے موقعوں کے لئے ہے ورنہ ظاہر ہے کہ جب نبی کی بیویوں کو ایک جگہ گھر میں ٹھہری رہنے کا حکم دے دیا تو پھر بے ضرورت اور تفریحاً پھرنے کی کیسے اجازت دی جا سکتی ہے چونکہ اس جگہ نبی کی بیویوں کے ساتھ آپؐ کی بیٹیاں اور مسلمان عورتوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ اس لئے ان کے لئے بھی یہ اجازت ضرورت کے وقت ہی کیلئے ہوگی۔

اس اجازت کے ساتھ ہی یہ حکم بھی ہے کہ جب باہر نکلیں تو منہ کھول کر نہیں بلکہ گھونگٹ ٹکا کر نکلیں۔

اس حکم کو ذہن میں رکھ کر اب فیصلہ کیجئے کہ قرآن کی وہ روح کونسی ہے جس کے ذریعہ منہ ہی نہیں بلکہ سینہ، پیٹ اور کمر کھول کر کلبوں، سینماؤں، تفریح گاہوں، پارکوں، دفتروں اور کارخانوں میں جانے کی اجازت نکلتی ہے۔ کیا یہ حکم موجودہ نام نہاد ترقی کے منافی نہیں ہے۔

۷۔ "پردہ امراء کے لئے موجب شناخت و امتیاز ہے"۔

یہ نکتہ خصوصی توجہ چاہتا ہے۔ گھونگٹ ٹکا کر پوری احتیاط کے ساتھ راہ چلنے کو موجب شناخت و امتیاز کہا گیا ہے۔

"شناخت و امتیاز کس سے؟ بے حیا اور آبرو باختہ عورتوں سے"۔ کیا وہ عورتیں جو پردے کی مخالفت کرتی ہیں غیر شعوری طور پر خود کو اس طبقہ میں شامل کرنا چاہتی ہیں جن سے شناخت اور امتیاز کے لئے پردہ کا حکم دیا گیا ہے۔

غرض آیات قرآنی سے تو پردے کے یہ احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ احادیث میں اس سے بھی زیادہ صراحت موجود ہے۔ ہندوستان کے ایک غیر مسلم نے "عورت اور اسلامی تعلیم" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس نے قرآن اور احادیث کی روشنی میں پردہ پر بحث کر کے آخر میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ:

"میں نے قرآن و احادیث کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام کسی عورت کو قطعاً یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ بے ضرورت کسی غیر مرد کے سامنے اپنے جسم کا کوئی حصہ بھی کھولے"۔

یہ ایک غیر مسلم کا مبنی بر حقیقت تاثر ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ بے پردگی کے موید مسلمانوں اور ڈاکٹر اسرار احمد کے بیان اور "الہدیٰ" کے مطالب کے خلاف احتجاج کرنے والی مسلمان خواتین کو ڈوب مرنا چاہئے۔

جو لوگ پردے کے مخالف ہیں وہ اپنی تائید میں یہ ایک ضعیف روایت پیش کر دیتے ہیں کہ احد کے دن حضرت عائشہؓ اور ام سلیمؓ اپنے پائنچے چڑھائے ہوئے جنگ احد کے زخمیوں کو پانی پلاتی پھر رہی تھیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پردے کے اگر کوئی احکام تھے

ہی تو ان پر عہد رسالت میں بھی عملدر آمد نہیں ہؤا تھا۔ یہاں تک کہ وقت کی ضرورت امہات المومنینؓ تک بھی بے پردہ باہر چلی جاتیں۔ اور قومی خدمت انجام دیتی تھیں۔ لیکن یہ ایک منطقی مغالطہ ہے اگر اس روایت کو صحیح بھی سمجھ لیا جائے تب بھی بے پردگی کے لئے اس کو حجت نہیں بنایا جا سکتا اس لئے کہ یہ واقعہ شوال ۳ھ کا ہے اور پردہ کا حکم ۵ھ کے تقریباً آخر میں آیا۔ لہٰذا ۵ھ سے پہلے کسی واقعہ کا حوالہ دے کر بے پردگی کے لئے جواز پیدا نہیں کیا جا سکتا۔

بعض حضرات کتاب الاغانی کی روایتوں کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی تاریخ کی کتاب نہیں ہے بلکہ شعر و نغمہ پر مشتمل ایک ادب پارہ ہے۔ جس میں صاحب کتاب نے تاریخی شخصیات سے اپنی ضرورت اور مرضی کے مطابق واقعات وضع کر کے منسوب کر دئے ہیں۔ مثلاً حضرت حسین رضی اللہ کی عفت مآب صاحبزادی حضرت سکینہؓ اور حضرت عائشہ بن طلحہ کے متعلق نہ معلوم کیا کیا ہذیان بکا ہے اور قرون اولیٰ کی دونوں خواتین کو نعوذ باللہ من ذالک سوسائٹی گرلس بنا کر پیش کیا ہے۔

دراصل یہ سب عیاش لوگوں کے تراشے ہوئے افسانے ہیں۔ جن کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ مستثنیات کو چھوڑ کر جو ہر عہد میں ہوئی ہیں۔ مسلمانوں میں ہمیشہ پردہ کا رواج رہا ہے۔ اور ہر دور میں پردے کے اندر رہ کر عورتوں نے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ بے پردگی اور عریانی و نیم عریانی کو ترقی و تہذیب کے لئے ضروری سمجھنے کا سلسلہ تو مغربی اثر سے حال ہی شروع ہؤا ہے۔ اور مغرب میں بھی اس کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ہے صنعتی انقلاب اور مادی ترقی نے اس وبا کو جنم دیا ہے۔ صنعت کاروں اور تاجروں نے اپنے کاروبار کو چمکانے کے لئے پہلے اپنے مال کا اشتہار خوبصورت اور نیم عریاں تصویریں شائع کر کے دیا پھر فاحشہ عورتوں کو باقاعدہ گوا کر اور نچوا کر نوجوانوں کو لبھایا اور ان کے جذبات کو برانگیختہ کیا۔ پھر وہ عورتیں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں اور ان کی شہرت بڑھی تو شریف لڑکیوں اور خواتین نے بھی ان ہی کے طریقوں کو اپنانا شروع کر دیا۔ یہ کوئی تخیلی اور قیاسی چیز نہیں ہے بلکہ زمانۂ موجودہ میں یہ حقائق سب کے سامنے آ رہے ہیں۔ سینما اور ٹی۔ وی کو جتنا جتنا فروغ ہو رہا ہے۔ اُتنا ہی اُتنا بے پردگی اور بے باکی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس وقت اس معاملہ میں ٹی۔ وی تمام ذرائع ابلاغ سے گوئے سبقت لے گیا ہے۔ نیم عریاں لڑکیاں آ کر اپنے رقص و موسیقی کے فن کا مظاہرہ کرتی رہتی ہیں۔ اور نہ صرف نوجوانوں کو راغب کرتی ہیں بلکہ نوجوان لڑکیوں کو بھی بے حیائی اور بے باکی کا درس دیتی ہیں۔ اور یہ سب کس لئے ہے۔ صنعت کاروں، تاجروں اور سرمایہ داروں کے سرمایہ میں اضافہ کرنے کی غرض سے (یہ ہے پاکستان بننے کا مطلب)

بے پردگی اور بے باکی کو ترقی کا زینہ قرار دینے میں بعض مغربی دانشوروں نے بھی نہایت معصومانہ انداز سے اور مسلمانوں کا ہمدرد بن کر کافی پروپیگنڈا کیا ہے۔ چنانچہ مصر کے معروف مصنف محمد قطب اپنی تصنیف شبہات حول الاسلام میں لکھتے ہیں۔

مصر کا ایک غیر مسلم ادیب جو اسلام پر چوٹ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا اپنے ہفتہ وار جریدہ کے ذریعہ مسلمان عورتوں کو بار بار ترغیب دلایا کرتا تھا کہ اپنی بوسیدہ روایات توڑ پھینکو۔ گھروں سے باہر نکلو۔ جرأت و حوصلہ کے ساتھ مردوں سے ملو جلو اور کارخانوں اور دفتروں میں ملازمتیں سنبھال لو۔ یہ سب کچھ تم کو اس لئے نہیں کرنا ہے کہ ان کاموں کو انجام دینے کی کوئی حقیقی ضرورت درپیش ہے۔ بلکہ اس لئے تاکہ تم اپنی ان ذمہ داریوں سے بچ سکو جو نسل انسانی کی ماؤں کی حیثیت سے تم پر ڈال دی گئی ہیں۔" یہ صاحب عورتوں کو یہ بھی بتاتے تھے کہ "سڑک پر سے گذرتے ہوئے جو عورت نظریں نیچی کر کے چلتی ہے وہ دراصل جرأت اور خود اعتمادی سے محروم اور مردوں کے خوف میں مبتلا ہوتی ہے۔ لیکن جب تجربے کے بعد اس میں روشن خیالی پیدا ہو گی تو اس کا خوف بھی خود بخود زائل ہو جائے گا۔ اور وہ پھر جرأت سے صنف مخالف کا آمنا سامنا کرنے لگے گی۔

اس غیر مُسلم کی فریب کاری کا پردہ چاک کرنے کے بعد محمد قطب اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"ہماری روایات (حقیقی اسلامی روایات) جس چیز کے خلاف ہیں وہ بعض مضر اور احمقانہ سرگرمیاں ہیں مثلاً عورتوں کا بلا ضرورت گھروں سے باہر نکلنا اور سڑکوں پر مٹر گشت کرتے پھرنا۔ ہمیں یقین ہے کہ کوئی شخص بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ اپنی ان بیرونی سرگرمیوں کے ساتھ عورت اپنی حقیقی نسوانی صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے کار لا ہی نہیں سکتی اور نہ ان کے ذریعہ اس کو معاشرے میں کوئی عزت اور وقار حاصل ہو سکتا ہے اگر عورتیں اس راہ پر چل نکلیں تو جیسا کہ مغرب کی مہذب اور روشن خیال سوسائٹی گرلز کا تجربہ بتاتا ہے وہ بڑی آسانی سے مردوں کی ہوس رانی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ جو لوگ پرانی روایات کے خلاف ہیں ان کی مخالفت کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ یہ اُن کو اس عیاشی، بدمستی اور تعیش کی اجازت نہیں دیتیں جس کے وہ عادی ہو چکے ہیں۔"

ان حقیقتوں کو سامنے رکھ کر ہماری خواتین خود سمجھ لیں کہ جن مردوں نے بے پردگی میں ان کی ہمت افزائی کی یا جو ہمت افزائی کر رہے ہیں۔ ان کے کیا مقاصد ہیں۔ سرمایہ دار اپنے خزانوں کو بھرنے کے لئے عورت کو بطور مال تجارت استعمال کر رہے ہیں غیر مسلم مسلمان عورت کو اس کی حقیقی اسلامی روایات سے دور کرنا چاہتا ہے اور نام نہاد روشن خیال مسلمان اپنی عیاشی، بدمستی اور تعیش کی تسکین کے لئے عورت کو سبز باغ دکھاتا ہے اور ترقی و افادیت کے بہانے سے اسے باہر نکالتا ہے اور اس کی نسوانی خصوصیات کو ختم کر کے اسے اس بلند مقام سے گرا دیتا ہے جہاں اسلام نے اسے بٹھایا ہے۔ لہٰذا عورتوں کو ایسے ہتھکنڈوں سے بچنا چاہیئے اور اسلام کی قائم کردہ حدود میں رہ کر زندگی کے ان مشاغل کو اختیار کرنا چاہیئے جن کے لئے قدرت نے انہیں پیدا کیا ہے۔

جن خواتین نے الہدیٰ کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے پردے کو قرآن کی روح کے منافی قرار دیا ہے۔ اگر اُن کا یہ فعل قرآنی تعلیمات سے ناواقفیت کی بنا پر تھا تو انہیں اپنے رب سے اپنی اس غلطی کی معافی مانگنی چاہیئے۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کی حرکتوں سے توبہ کر لینی چاہیئے اور اگر فعل دانستہ ہؤا ہے تو ان کا یہ فعل سخت سزا کا مستوجب ہے۔ انہیں صدقِ دل سے دوبارہ کلمہ پڑھ کر داخل اسلام ہونا چاہیئے۔

بقیہ : حضرۃ امیر معاویہؓ کا فضل و کمال

سے بہتر اور افضل تھے، لیکن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں سرداری اُن سے زیادہ تھی۔ امیر معاویہؓ کے مخالف بھی اُن کے اس وصف کے معترف تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ جو امیر معاویہؓ سے شدید اختلافات رکھتے تھے وہ بھی برملا کہا کرتے تھے۔ مَیں نے کسی کو امیر معاویہؓ سے زیادہ حکومت کے لیے موزوں نہیں پایا۔

سیاست، حکومت و فرمانروائی، جہانبانی و کشور کشائی کے اوصاف جلیلہ میں ان کا کوئی معاصر حریف نہ تھا۔ حضرت حسنؓ کی دستبرداری کے بعد پوری دنیا کے سب سے بڑے فرمانروا تھے۔ گو قبولِ اسلام کے بعد ان کو فیضانِ نبویؐ سے مستفیض ہونے کا زیادہ موقعہ نہ مِلا، تاہم وہ اخلاقِ نبویؐ کا نمونہ اور صحابئ رسول تھے۔ یہ وہ صحابی تھے جن کے لیے بارگاہِ نبوّۃ سے اَللّٰھُمَّ اجعَلہُ ھَادِیاً مھدیاً واھدبہٖ (خدایا معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا اور ان کے ذریعے خلق کو ہدایت دے) — اس دُعائے مستجاب کے اثر سے اُن کا دامن اخلاقی فضائل و مناقب سے پُر تھا۔

بقیہ : نمازِ جنازہ ...

ان صحابہؓ کا جنازہ بھی پڑھاتے جن کی موت دوسرے مقامات پر واقع ہوئی تھی، مگر ایسا ثابت نہیں ہے۔

بقیہ : تعارف و تبصرہ

ملنے کا پتہ : جامعہ اشرفیہ عبدالودود روڈ پشاور

نمازِ جنازہ
احادیث کی روشنی میں

فضل ایمن جامعہ قاسمیہ فیصل آباد

جنازہ کے مسائل احتضار سے قبر تک اس قدر ہیں کہ ان کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور اس فن پر محدثین کی مستقل کتابیں کتاب الجنائز، کتاب الاحتضار کے نام سے موجود چلی آرہی ہیں، مگر اس مضمون میں صرف نمازِ جنازہ کی ترکیب احادیث سے پیش کی جا رہی ہے۔ اس لیے کہ بہت سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ احناف کے نمازِ جنازہ کی ہیئت احادیث سے ثابت نہیں ہے اور بڑے طمطراق سے اس بات کو پیش کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ اس مقالہ میں مثبت انداز میں احادیث اور مخالفین کی کتابوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ احناف کی نمازِ جنازہ والی ہیئت احادیث سے ثابت ہے اور یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ ذیل میں ہر عنوان کے تحت احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

○

نمازِ جنازہ کا بیان

دلیل نمبر ۱: عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ انہ سأل ابی هریرةؓ کیف تصلی علی الجنازة فقال ابو هريرة انا لعمر الله اخبرك اتبعها من اهلها فاذا وضعت كبرت وحمدت الله وصليت على نبيه ثم اقول اللهم عبدك وابن عبدك الخ۔

(موطاء امام مالک ص۲۰۹۔ موطاء امام محمد ص۱۶۵)

ترجمہ: سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کہ تم نمازِ جنازہ کس طرح پڑھتے ہو۔ ابوہریرہ نے کہا کہ میں بخدا آپ کو تبلاتا ہوں اور میں جنازہ کے ساتھ اس کے اہلِ خانہ کے ہمراہ چلتا ہوں۔ جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں اللہ اکبر کہتا ہوں اور اللہ کی ثنا کرتا ہوں اور رسول پر درود بھیجتا ہوں۔ پھر اَللّٰھُمَّ عبدک و ابن عبدک پڑھتا ہوں۔

دلیل نمبر ۲: عن فضيلة بن عبيد يقول سمع النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم رجلاً يدعو في صلاته فلم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم فقال له او لغير اذا صلى احدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم ليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليدع بعد ماشاء۔

(ترمذی ص۵۰۱ ج۲ ، نسائی ص۱۳۹ ج۱ ، ابوداؤد ص۲۰۸ ج۱)

ترجمہ: فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے نماز والی دعار سُنی جس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے یہ جلد بازی کی اس سے فرمایا یا کسی اور سے فرمایا کہ جب کوئی شخص دعار کرے تو ضروری ہے کہ اللہ کی حمد سے شروع کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بعد میں جو چاہے مانگے۔

دلیل نمبر ۳: عن الشعبی قال فی التکبیرة الاولی یبدء بحمد اللہ والثناء علیه و الثانية صلوة على النبی صلی اللہ علیہ وسلم والثالثة دعاء للمیت والرابعة لتسلیم۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۹۵ ج۳)

ترجمہ: شعبی سے روایت ہے کہ پہلی تکبیر میں اللہ کی تعریف اور ثنار ہے۔ دوسری تکبیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور تیسری تکبیر میں میت کے لیے دعار اور چوتھی تکبیر میں سلام ہے۔

نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں

دلیل نمبر ۱: عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ و خرج بهم الی المصلی فصف بهم وكبر عليه اربعة تكبيرات۔

(بخاری شریف ص۱۶۷ ج۱)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر اس کے موت والے دن دے دی۔ اور صحابہؓ کے ہمراہ جنازگاہ میں تشریف لے گئے۔ صحابہؓ کی صفیں بنوائیں۔ اس پر چار تکبیریں کہیں۔

دلیل نمبر ۲: عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی اصحمة النجاشی فكبر اربعاً۔

(بخاری شریف ص۱۷۸ ج۱)

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ (آپ کے اور جنازہ نجاشی کے درمیان سے پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

دلیل نمبر ۳: عن ابی وائل ان عمر ابن الخطاب جمع اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وَسَلَّمْ فسألهم عن التكبير على الجنازة فاخبرٗ كل واحد منهم بما رای و بما سمع فجمعهم عمر علی اربع تکبیرات کاطول الصلوٰة الظهر (طحاوی ص۳۳۵ ج۱)

ترجمہ: ابو وائل کہتے ہیں کہ عمرِ فاروق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جمع کیا تو نمازِ جنازہ کی تکبیروں کے متعلق سوال کیا۔ پھر ہر ایک صحابی نے اپنے علم کے مطابق جواب دیا۔ تو عمرِ فاروقؓ نے صحابہ کو طویل نماز ظہر جیسی چار تکبیروں پر جمع کیا۔

نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے علاوہ رُفع یدین نہ کرنا:

دلیل نمبر ۱: عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى على الجنازة رفع يديه فی اوّل تكبيرة ثم وضع يده اليمنٰى على اليسرىٰ۔

(دارقطنی ص۷۵ ج۲ ، ترمذی ص۱۴۴ ج۱)

ترجمہ: ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ پڑھاتے تو پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھا لیتے۔ پھر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیتے۔

دلیل نمبر ۲: عن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه على الجنازة فی اوّل تكبيرة ثم لا يعود

(دارقطنی ص۷۵ ج۲)

ترجمہ: ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جنازہ کی پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر ایسا نہ کرتے۔

دلیل نمبر ۳: عن معمر عن بعض اصحابنا ان ابن عباس كان يرفع يديه فی تكبيرة الاولى ثم لا يرفع يديه بعد وكان يكبر اربعاً۔

(مصنف عبدالرزاق حدیث ۶۳۳۲)

ترجمہ: معمر اپنے بعض رفقار سے بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ جنازہ کی پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھا لیتے پھر دوسری تکبیروں میں نہیں اٹھاتے تھے۔ اور چار تکبیریں کہتے تھے۔

دلیل نمبر ۴: مولانا عبیداللہ رحمانی اہلِحدیث نے لکھا ہے کہ تکبیرات جنازہ کے ساتھ رُفع یدین کے بارہ میں کوئی صحیح مرفوع قولی یا فعلی یا تقریری حدیث موجود نہیں ہے۔

(حاشیہ فتاویٰ ثنائیہ صـ۵۰۴ج۱)

دلیل نمبر۵ : مسلک اہلِ حدیث کے مقتدر راہنما مولانا عبدالرحمان مبارکپوری لکھتے ہیں - نماز جنازہ کی چار تکبیروں میں رفع یدین کرنا کسی حدیث مرفوع صحیح سے ثابت نہیں ہے جو مرفوع حدیثیں اس بارے میں آئی ہیں وہ ضعیف ہیں - (کتاب الجنائز صـ۵۵م)

نماز جنازہ میں قراۃ فاتحہ نہیں ہے

دلیل نمبر۱ : عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان لا یقرء فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ -
(موطاء امام مالکؒ صـ۲۱۰م)

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نماز جنازہ میں قراۃ (فاتحہ) نہیں کرتے تھے -

دلیل نمبر۲ : عبد اللہ بن مسعودؓ قال لم یوقت لنا فی الصلوٰۃ علی المیّت قرآۃ ولا قول کبر ما کبر الامام اوکثر من طیّب الکلام ؏
(مجمع الزوائد صـ۳۲ ج - ۳)

ترجمہ : عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں قرآۃ یا اور کوئی قول معیّن نہیں ہے - جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہی جائے اور عمدہ (ماثورہ) دعائیں کثرت سے مانگی جائیں -

دلیل نمبر۳ : اہلِ حدیث کے مقتدر راہنما مولانا عبدالرحمان مبارکپوری نے لکھا ہے کہ اِنہیں روایات کی وجہ سے جمہور کا یہ مذہب ہے کہ نمازِ جنازہ فاتحہ اور جہر سے پڑھنا مستحب نہیں ہے۔ فتاویٰ نذیریہ صـ۶۶۴ ج۱ اور علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں صـ۶۶ ج ۴ = فتاوے علمائے حدیث صـ۱۰۷ ج ۵ -

نماز جنازہ کو آہستہ پڑھنا

دلیل نمبر۱ : ادعو ربکم تضرعا وخفیہ (القرآن)

ترجمہ : تم اپنے رب کو آہستہ اور عاجزی سے پکارو -

دلیل نمبر۲ : عن جابرؓ قال ما اباح لنا فی دعاء الجنازۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ابوبکرؓ ولا عمرؓ (نیل الاوطار صـ۷۰ ج - ۴ تلخیص الحبیر صـ۱۳۲ ج - ۲ = مسند احمدؒ صـ۳۵۷ ج - ۳ = المعبود صـ۱۸۹ ج۳)

ترجمہ : جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے دعاء جنازہ میں جہر نہیں کیا -

دلیل نمبر۳ : قال شمس الحق فی عون المعبود اکثر العلماء الی انہ یستحب الاسرار فی صلوٰۃ الجنازۃ (عون المعبود صـ۱۸۹ ج - ۳)

ترجمہ : علامہ شمس الحق نے کہا ہے کہ اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں آہستہ پڑھنا مستحب ہے -

دلیل نمبر۴ : قال النووی رح وقد اتفق اصحابنا علی انہ. ان صلی علیہا بالنہار اسرّ بالقرآۃ وان صلی باللیل ففیہ وجہان والصحیح الذی علیہ الجمہور یسر والثانی بجہر اما الدعا فلیس بہ بیلا خلاف (نووی شرح مسلم صـ۳۱۱ ج - ۱)

ترجمہ : علامہ نوویؒ کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر دن کو جنازہ پڑھیں تو آہستہ پڑھیں اور اگر رات کو پڑھیں تو دو صورتیں ہیں - دُرست وہی صورت ہے جس کے قائل جمہور ہیں کہ آہستہ پڑھیں۔ دوسری صورت جہر ہے ، لیکن دعا میں آہستہ پڑھنا ہی ہے بغیر کسی اختلاف کے -

دلیل نمبر۵ : حکیم محمد صادق سیالکوٹی اہلِ حدیث لکھتے ہیں کہ اگر جنازہ آہستہ پڑھیں تو بھی جائز ہے (صلوٰۃ الرسول صـ۴۴۰م)

دلیل نمبر۶ : مولانا عبدالرحمان مبارکپوری اہلِ حدیث لکھتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں درُود کا جہر سے پڑھنا کسی حدیث صیح سے ثابت نہیں -
(حاشیہ کتاب الجنائز صـ۵۳)

نماز جنازہ مسجد میں مکروہ ہے

دلیل نمبر۱ : عن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال من صلی جنازۃ فی مسجد فلا شیئ لہٗ (طحاوی صـ۳۳۱ ج - ۱ = ابن ماجہ صـ۱۰۹ = ابوداؤد صـ۴۰ ج - ۲)

ترجمہ : ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھائی اس کے لیے کوئی ثواب نہیں -

دلیل نمبر۲ : وقال محمدؒ موضع الجنازۃ بالمدینۃ خارج من المسجد وھو الموضع الذی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنازۃ - (موطاء امام محمدؒ صـ۱۶۵)

ترجمہ : امام محمدؒ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں جنازگاہ مسجد سے باہر ہے اور یہی جگہ ہے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر۳ : وقال ابن القیم فالصواب ماذکرناہٗ اولا ان سنتہ وھدیہ الصلوٰۃ علی الجنازۃ خارج المسجد العذر وکلا الامرین جائز والافضل الصلوٰۃ علیہا خارج المسجد (زاد المعاد صـ۱۴۰ ج - ۱)

ترجمہ : علامہ ابن قیمؒ نے کہا ہے کہ درست وہی ہے جو پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سیرت نمازجنازہ پڑھنے کے متعلق مسجد سے باہر ہے سوائے عذر کے اور دونوں امر جائز ہیں اور افضل جنازہ مسجد سے باہر ہے -

غائبانہ جنازہ ناجائز ہے :

دلیل نمبر۱ : عن حذیفہ ابن اسیدؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بلغہ موت النجاشی فقال لاصحابہ ان اخاکم النجاشی قد مات فمن اراد ان یصلی علیہ فلیصل علیہ فتوجہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نحو الحبشۃ فکبر علیہ اربعاً (مجمع الزوائد صـ۳۹ ج - ۳)

ترجمہ : حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نجاشی کے مرنے کی خبر ہوئی تو آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو چکا ہے جو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی چاہے پڑھ لے - چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جسد کی طرف منہ کیا اور چار تکبیریں نماز پڑھائی - (درمیان سے حجابات اٹھا دیئے گئے تھے - جنازہ آپ کے سامنے تھا)

دلیل نمبر۲ : قال ابن الترکمانی ولوجازت الصلوٰۃ علی غائب لصلی علیہ السلام علی من مات من اصحابہ ولصلی المسلمون شرقا و غربا علی الخلفاء الاربعہ وغیرھم ولم یفعل ذالک (الجوھر النقی صـ۵۱ ج - ۴)

ترجمہ : ابن ترکمانی نے کہا ہے کہ غائبانہ جنازہ جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اپنے صحابہ (جن کی موت دوسرے شہروں میں ہوئی) کا نمازِ جنازہ پڑھاتے - اور تمام مسلمان مشرق و مغرب میں خلفاء اربعہ پر اور دوسروں پر ادا کرتے ، حالانکہ یہ امر منقول نہیں ہے -

دلیل نمبر۳ : مولانا عبد اللہ روپڑی اہلِ حدیث نے لکھا ہے کہ غرض جنازہ غائب کی بابت اس قسم کے اختلافات ہیں - میری کسی طرف سے تسلّی نہیں اس لیے میں نہیں پڑھا کرتا۔ (فتاویٰ علمائے حدیث صـ۱۷۴ ج - ۵)

نمازِ جنازہ کے بعد اور دفن سے قبل دُعاء مانگنا بدعت ہے :

دلیل نمبر۱ : قال مُلا علی قاری الحنفی ولا یدعو للمیت بعد صلوٰۃ الجنازۃ لانہٗ یشبہ الزیادۃ فی الصلوٰۃ الجنازۃ (مرقاۃ صـ۶۴ ج - ۴)

ترجمہ : مُلّا علی قاری حنفیؒ کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد میّت کے لیے دعاء نہ کرے ، کیونکہ یہ نماز جنازہ میں زیادتی کے مشابہ ہے -

دلیل نمبر۲ : قال ابن نجیم الحنفی ولا یدعوا بعد التسلیم - (بحر الرائق صـ۱۸۳ ج - ۲)

ترجمہ : ابن نجیم حنفی نے کہا ہے کہ سلام پھیر لینے کے بعد دُعاء نہ کرے -

دلیل نمبر۳ : قال حافظ الدّین کردری الحنفی لا یقوم بالدعاء بعد الصلوٰۃ الجنازۃ لانّہٗ دعا مرّۃ (فتاویٰ بزازیہ صـ۲۸۳م)

ترجمہ : حافظ الدّین کردری الحنفی کہتے ہیں کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے ، کیونکہ اس نے ایک مرتبہ دعاء کر لی ہے -

---

نماز جنازہ میں ادعیہ ماثورہ

دلیل نمبر ۱ : سعید بن مسیب اور شعبی کہتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں کوئی دعار متعین نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۳ ص۲۹۵)

دعار ۱ : اللّٰھُم اغفر لحیّنا میتنا و شاھدنا وَ غائبنا وصغیرنا وکبیرنا و ذکرنا و انثنا۔ اللّٰھُمَّ مَن احییتہٗ مِنّا فاحیہٖ علی الاسلام ومن توفیتہٗ مِنّا فتوفّہ علی الایمان

(مشکٰوۃ ص۱۴٦)

ترجمہ : اے اللہ ہمارے زندہ اور مُردہ اور حاضر اور غائب چھوٹے اور بڑے مرد اور عورت سب کو معاف فرما۔ اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر رکھ اور جس کو موت دے تو ایمان پر موت دے۔

دعار۲ : اللھم اغفرلہٗ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہٗ ووسع مدخلہٗ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ داراً خیراً من دارہ واھلاً خیرا من اھلہ و زوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر و من عذاب النّار (مشکٰوۃ شریف ص۱۴۵)

ترجمہ : اے اللہ ! تو اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم کر اور اسکو عافیت دے اور اس کے گناہ معاف کر اور باعزّت کر اس کی مہمانی کو۔ اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے۔ اور اس کو گناہوں سے پاک کر جیسا کہ تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کر دیتا ہے۔ اور اس کے عوض اس کو یہاں کے گھر سے عمدہ گھر، عمدہ اہل اور عمدہ جوڑا عنایت کر اور اسے جنّت میں جگہ دے۔ قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

نتیجۂ احادیث

نیت کر لینے کے بعد پہلی تکبیر کہتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور سبحانکَ اللّٰھمّ الخ ثنا پڑھیں۔ پھر دوسری تکبیر ہاتھ باندھے ہوئے کہے اور دُرود ابراہیمی پڑھیں۔ پھر تیسری تکبیر کہیں۔ اور دعار اللھم اغفر لحینا الخ یا دیگر منقولہ دعا پڑھیں۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر لیں۔ چارپائی جلد اٹھا کر میت کو دفن کریں اور قبر پر دعار مانگیں۔

اِستدراک

نماز جنازہ میں چار تکبیریں اور عنوان غائبانہ جنازہ ناجائز ہے کے تحت واقعہ نجاشی والی احادیث ذکر کی ہیں۔ ایک قاری ان روایات کو پڑھ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ نجاشی کی موت کو حبشہ میں واقع ہوئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں منجاشی کا جنازہ پڑھایا تھا۔ تو یہی غائبانہ جنازہ ہے، تو اس کے متعلق عرض ہے کہ نجاشی کا جنازہ غائبانہ نہیں تھا، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور نجاشی کی میت کے درمیان سے پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ حتّٰی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میت سامنے نظر آرہی تھی۔ فقہار حنفیہ کے ہاں بھی یہی ضروری ہے کہ میت امام کے سامنے ہو نہ کہ قوم کے۔ تو اس کے مطابق حضرت حذیفہ کے الفاظ یہ ہیں کہ فتوجہ رسول اللہؐ نحوالحبشۃ اور ابن حبان نے عمران بن حصین سے ایک روایت نقل کی ہے :۔

فقاموا وصفوا خلفہ وھو لا یظنون الا انّ جنازتہٗ بین یدیہ یعنی صحابہ کھڑے ہوتے اور آپ کے پیچھے صَف باندھی اور یہی گمان کرتے ہیں کہ جنازہ نجاشی کا آپ کے سامنے موجود ہے تو ان سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ آپؐ نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا، مگر آپؐ کے لیے غائبانہ نہ تھا بلکہ حجابات دور کر دیئے گئے تھے اور نجاشی کی میت آپ کے سامنے موجود تھی تو اس کے ساتھ ساتھ جوہر النقی کا قول بار بار پڑھیں کہ اگر غائبانہ جنازہ جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی ۱۳ پر)

شہادت کا شوق

● عزیزہ تہمینہ غنی - واہ کینٹ

عمروبن جموحؓ کی تمنائے شہادت

حضرت عمرو بن جموحؓ پاؤں سے لنگڑے تھے۔ ان کے چار بیٹے تھے جو اکثر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور لڑائیوں میں شرکت کرتے۔ غزوۂ احد میں عمرو بن جموحؓ کو بھی شوق پیدا ہوا کہ مَیں بھی جاؤں۔ لوگوں نے کہا تم معذور ہو۔ لنگڑے پن کی وجہ سے چلنا دشوار ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کیسی بُری بات ہے کہ میرے بیٹے تو جنّت میں جائیں اور مَیں رہ جاؤں اُن کی بیوی نے بھی ابھارنے کے لیے طعنے کے طور پر کہا کہ مَیں تو دیکھ رہی ہوں کہ آپ لڑائی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ عمروؓ نے یہ سن کر ہتھیار لیے اور قبلے کی طرف منہ کر کے یہ دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ۔ اے اللہ! مجھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹائیو۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور لوگوں کے منع کرنے اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ اپنے لنگڑے پَیر سے جنّت میں چلوں پھروں۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے تمہیں معذور کیا ہے تو نہ جانے میں کیا حرج ہے۔ انہوں نے پھر خواہش ظاہر کی تو آپؐ نے اجازت دے دی۔

ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے عمروؓ کو لڑائی میں دیکھا تو اکڑتے ہوئے جا رہے تھے اور کہتے تھے کہ خدا کی قسم مَیں جنّت کا مشتاق ہوں۔ ان کا ایک بیٹا بھی ان کے پیچھے دوڑتا جاتا تھا۔ دونوں لڑتے رہے حتّٰی کہ وہ دونوں ہی شہید ہو گئے۔ ان کی بیوی اپنے خاوند اور بیٹے کی نعش کو اونٹ پر لاد کر دفن کے لیے مدینہ لانے لگیں۔ تو وہ اونٹ بیٹھ گیا۔ بڑی دِقّت سے اس کو مار کر اٹھایا اور مدینہ لانے کی کوشش کی۔ مگر وہ اُحد ہی کی طرف منہ کرتا تھا۔ ان کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اونٹ کو یہی حکم ہے۔ کیا عمروؓ چلتے وقت کچھ کہہ کر گئے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا کی تھی۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ۔ آپؐ نے فرمایا اسی لیے یہ اونٹ اس طرف نہیں جاتا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت

حضرت مصعب بن عمیرؓ اسلام لانے سے پہلے بڑے ناز کے پلے ہوئے اور مالدار لڑکوں میں سے تھے۔ ان کے باپ ان کے لیے دو دو سو درہم کا جوڑا خرید کر پہناتے تھے۔ یہ نوعمر تھے۔ اسلام کے شروع زمانے میں ہی گھر والوں سے چھپ کر مسلمان ہو گئے۔ کسی نے ان کے گھر والوں کو بھی خبر کر دی۔ انہوں نے انہیں باندھ کر قید کر دیا۔ کچھ روز اسی حالت میں گذرے تو جب موقع ملا تو چھپ کر بھاگ گئے اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے ان کے ساتھ ہجرت کر کے چلے گئے۔ وہاں سے واپس آکر مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی۔ اور زہد و فقر کی زندگی بسر کرنے لگے اور ایسی تنگی کی حالت تھی کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ حضرت مصعبؓ سامنے سے گزرے۔ ان کے پاس صرف ایک چادر تھی جو کئی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی اور ایک جگہ بجائے کپڑے کے چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس حالت اور اس پہلی حالت کا تذکرہ فرماتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔

غزوۂ احد میں مہاجرین کا جھنڈا اُن کے ہاتھ میں تھا۔ جب مسلمان نہایت پریشانی کی حالت میں منتشر ہو رہے تھے تو یہ جمے ہوئے کھڑے تھے۔ ایک کافر اُن کے قریب آیا۔ اور تلوار سے ہاتھ کاٹ دیا کہ جھنڈا گر

انسانیت کا نجات دہندہ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برطانوی مفکر برنارڈ شا کا شاندار خراج عقیدت

میں نے ہمیشہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کو بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا ہے کیونکہ اس کے اندر حیرت انگیز زندگی پائی جاتی ہے میرے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے اندر ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کی نسبت میری پیشین گوئی یہ ہے کہ امروز فردا میں یورپ اسی کو قبول کرے گا۔ اس وقت اس قبولیت کی ابتدا ہو گئی ہے۔ ازمنہ وسطیٰ کے پادریوں نے یا تو تعصب کی بنا پر یا جہالت کی بنا پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو نہایت مکروہ رنگ میں پیش کیا تھا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ان کو تربیت ہی ایسی دی جاتی تھی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہ حیثیت پیغمبر کے اور ان کے فلسفہ زندگی سے بہ حیثیت مذہب کے نفرت کریں۔ ان کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عیسیٰؑ اور عیسائیت کے لئے خطرہ نظر آتے ہیں۔

مگر میں نے اس حیرت انگیز انسان (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا مطالعہ کیا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو حضرت عیسیٰؑ اور عیسائیت کا مخالف تو نہیں بلکہ عالم انسانیت کا نجات دہندہ سمجھنا چاہیئے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا آدمی موجودہ دنیا کا ڈکٹیٹر بن جائے تو اسے موجودہ دنیا کی ان تمام الجھنوں کو سلجھا دینے میں ایسی کامیابی ہوگی کہ دنیا کو جس امن و شادمانی کی اس قدر ضرورت ہے وہ امن و شادمانی دنیا کو حاصل ہو جائے گی۔

دور حاضر کا یورپ تو بہت ہی ترقی کر گیا ہے لیکن انیسویں صدی میں یورپ نے اتنی ترقی حاصل نہیں کی تھی۔ اس وقت بھی یورپ کے اندر کارلائل۔ گوئٹے اور گبن جیسے ایماندار مفکرین موجود تھے جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی حقیقی قدر و قیمت پہچان لی تھی اور ان کے زمانہ سے اسلام کے ساتھ یورپ کے طرز عمل میں ایک خوشگوار تبدیلی شروع ہو گئی تھی مگر دور حاضر کے یورپ کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کے ساتھ زیادہ اُنسیت ہوتی جا رہی ہے بیسویں صدی تک یورپ کی قوم اس معاملہ میں اور زیادہ بڑھ جائیں گے اور یورپ اپنی الجھنوں کو سلجھانے کے باب میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی فائدہ رسانی کو محسوس کرے گا۔

خیر یہ تو آئندہ کی بات ہے لیکن اس وقت بھی میرے بہت سے ہم قوموں اور دوسرے یورپین لوگوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب اختیار کر لیا ہے۔ اور اس طرح یورپ نے اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا شروع کر دیا ہے۔

بقیہ: شہادت کا شوق

جائے اور مسلمانوں کو کھلی شکست ہو جائے۔ انہوں نے فوراً جھنڈا دوسرے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے دوسرے ہاتھ کو بھی کاٹ ڈالا۔ انہوں نے دونوں بازوؤں کو جوڑ کر سینہ سے جھنڈے کو چمٹا لیا کہ گرے نہیں۔ اس نے ان کو تیر مارا۔ جس سے شہید ہو گئے مگر زندگی میں جھنڈے کو گرنے نہیں دیا۔ جب ان کو دفن کرنے کی نوبت آئی۔ تو صرف ایک چادر ان کے پاس تھی جو پورے بدن پر نہیں آتی تھی۔ اگر سر کی جانب سے ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں کی طرف کی جاتی تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چادر کو سر کی جانب کر دیا جائے۔ اور پاؤں پر پتے ڈال دیے۔

اسی کا نام ہے جنت کا شوق اور یہی ہے اللہ کے ساتھ سچا عشق اور رسولؐ کی محبت۔ جس کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور ان کے جذبے اس قدر بلند اور پاک تھے کہ جس کام کے کرنے کا ارادہ کرتے اس کو پورا کر کے رہتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی نیک کام کرنے توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

ضروری اطلاع

عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی رسید بک نمبر ۸۵ ـ رسیدات نمبری ۸۵۵۶ تا ۸۶۰۰ تک کچھ غیر ذمہ دار ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے۔ براہ کرم ان رسیدات پر عوام کسی سے بھی لین دین نہ کریں۔ نیز ہفت روزہ خدام الدین کا کوئی بھی نمائندہ باہر دورے پر نہیں جاتا۔ اگر کوئی بھی آدمی خدام الدین کی جعلی رسید بک لے کر کسی کے بھی پاس آئے تو فوراً اس کو حوالہ پولیس کیا جائے اور دفتر خدام الدین میں اطلاع دی جائے۔

نوٹ: جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے جناب احسان الواحد صاحب سابق سرکولیشن منیجر کا اب ادارے سے کوئی تعلق نہیں۔ ادارہ ان کے لین دین کا قطعی ذمہ دار نہیں۔ (ناظم)

لائق توجہ

وکیل اہلسنت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کے مشہور عالم ماہنامہ الفرقان (بریلی بعدہ لکھنو) کا حضرت شاہ اسمٰعیل شہید نمبر احقر کو مطلوب ہے۔ کسی بزرگ، دوست کے پاس ہو تو اطلاع دیں یا پرچے کا فوٹو لے کر احقر کو بذریعہ وی۔ پی ارسال کریں۔ کرم ہوگا۔

محمد سعید الرحمٰن علوی
مدیر خدام الدین لاہور

اسے پولیس کے حوالہ کر دیں

حکیم گل محمد ولد حافظ محمود صاحب مدرسہ قادریہ (رجسٹرڈ) بنڈی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے نام پر چندہ کرتا پھرتا ہے۔ ہمارے مدرسہ کا کوئی سفیر نہیں۔ اس شخص کو پکڑ کر حوالہ پولیس کر کے ہمیں اطلاع دیں۔ شکریہ!!

محمد عبدالقادر تونسوی مہتمم مدرسہ قادریہ (رجسٹرڈ)
بنڈی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

بقیہ: جمعیۃ علماء آزاد کشمیر

نے کی جب کہ شعبۂ دینیات علی گڑھ کے تعارفی کلمات اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے انجام دئے۔

کالج کے عملہ اور طلباء کے علاوہ اس تقریب میں مولانا محمد طیب کشمیری، مولانا قاضی محمد اسلم کشمیری، مولانا نور محمد کشمیری اور مولانا محمد فاروق کشمیری نے بھی شرکت کی۔

مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّۃ کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس

فیصلے اور قراردادیں

محمد شریف جالندھری ناظمِ اعلیٰ
مجلس تحفظِ ختمِ نبوّۃ پاکستان

یکم شعبان ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۹۸۲ء کو مجلسِ تحفظ ختمِ نبوۃ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس، مجلس کے امیر مرکزی حضرت اقدس مولانا خان محمّد مدّظلہٗ العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے زیرِ صدارت ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ارکان نے شرکت کی:

- مولانا محمد شریف جالندھری ناظم مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّۃ۔
- مولانا مُفتی احمد الرّحمٰن نائب امیر مجلسِ تحفّظِ ختمِ نبوّۃ
- مولانا مُحمّد عبداللہ رائے پوری ساہیوال۔
- مولانا نورالحق پشاور
- مولانا علاء الدّین، ڈیرہ اسمٰعیل خاں
- جناب عبدالرّحمٰن یعقوب باوا کراچی۔
- مولانا محمد یُوسُف لدھیانوی، کراچی۔
- مولانا محمد عبداللہ، اسلام آباد۔
- مولانا قاری محمد امین، راولپنڈی۔
- مولانا محمد رمضان علوی، راولپنڈی۔
- مولانا عزیزالرّحمٰن خازن
- خان فضل محمود خاں صاحب بہاولپور۔
- مولانا محمد اشرف ہمدانی، فیصل آباد
- حکیم عبدالرّحمٰن صاحب آزاد گوجرانوالہ۔

اجلاس میں مجلسِ تحفظ ختمِ نبوۃ کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر غور کیا گیا۔ مجلس نے متفقہ طور پر حسبِ ذیل قرار دادیں منظور کیں:

۱۔: حضرتِ اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی۔ مولانا مُفتی محمد خلیل صاحب گوجرانوالہ اور مولانا محمد شریف جالندھری مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان کے سانحہ ارتحال پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کی گئی۔

۲۔: جناب راجہ ظفرالحق صاحب کے بیان کے مطابق پاسپورٹ فارموں میں بعض غیر ذمّہ دار پریس والوں نے قادیانیوں سے متعلق عبارت میں جو از خود ترمیم کر ڈالی تھی مجلس اس پر تشویش کا اظہار کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایسے افراد کے خلاف سخت کاروائی کی جائے جنہوں نے اس غیر ذمّہ دارانہ حرکت سے اُمّتِ مسلمہ کو تشویش میں مبتلا کرنے کی کوشش کی اور حکومت اور عوام کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی۔

۳۔: متعدّد اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے، لیکن ان کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں کوئی علامتی نشان ایسا نہیں جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ قادیانی ہیں۔ اس تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی اسلامی ممالک بالخصوص سعودی عرب میں حتیٰ کہ حرمین شریفین میں جاتے ہیں۔ جس پر سعودی حکومت بھی متعدّد بار شکایت کر چکی ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے شدّت کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں سمیت تمام اقلیتوں کے شناختی کارڈوں اور پاسپورٹوں میں لفظ "غیر مسلم" کا اندراج کیا جائے۔

۴۔: گزشتہ دِنوں کراچی کے ایک اخبار میں قادیانیوں کی طرف سے قومی نشریاتی اداروں کے خلاف زہر اگلا گیا۔ اور بڑی ڈھٹائی سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ مسلمان ہیں۔ قادیانیوں کا اپنے تیئں غیر مسلم اقلیت تسلیم نہ کرنا نہ صرف آئینی کی" خلاف ورزی ہے، بلکہ مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے مترادف ہے کہ ایسے لوگوں کو جو نہ ختمِ نبوّۃ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ پاکستان کے آئین کے وفادار ہیں باغی اور مرتد سمجھیں اور ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذّاب اور اس کی ملعون جماعت کے ساتھ کیا تھا۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی اس اشتعال انگیزی اور آئین سے بغاوت کا نوٹس لے اور انہیں قرار واقعی سزا دے۔ نیز یہ اجلاس قادیانیوں سے بھی شرافت اور شائستگی کی اپیل کرتا ہے کہ وہ اس طرح کے اشتہاروں اور نعروں سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے گریز کریں۔

۵: اسلامی شعائر کا تحفظ ایک اسلامی حکومت کا اوّلین فرض ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کو غیر مُسلم اقلیت کی دستبرد سے بچایا جائے اور یہ قانون نافذ کیا جائے کہ مسجد اور اذان اسلامی شعائر ہیں۔ کوئی غیر مُسلم "مسجد" کے نام سے اپنی عبادتگاہ نہیں بنا سکتا۔ نہ وہاں مسلمانوں کی اذان کہہ سکتا ہے۔

۶: یہ اجلاس صدرِ مملکت اور ان کے رفقاء خصوصاً راجہ ظفرالحق صاحب کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ ۷۴ء کی قادیانیوں سے متعلق دوسری آیئنی ترمیم کی "تنسیخ" کو ختم کرنے کا آرڈی ننس جاری کر کے مسلمانوں کی تشویش کو رفع کیا، نیز مجلسِ شوریٰ کے معزّز ارکان جناب قاری سعیدالرحمٰن صاحب اور جناب مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ میں مجلسِ شوریٰ کے سامنے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی۔

۷: یہ اجلاس راجہ ظفرالحق صاحب اور محکمہ اطلاعات کے اعلیٰ حکّام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے "ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ کراچی" کا ڈیکلریشن منظور فرمایا۔ جبکہ سابقہ حکومتوں نے اس نام سے پرچہ کا اجراء منظور نہیں کیا تھا۔

۸: قادیانی حضرات آئے دِن اپنی مردم شماری کے بارے میں مبالغہ آمیز دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے صحیح اعداد و شمار مرتب کر کے شائع کئے جائیں اور پھر ان کی مردم شماری کے تناسب سے سرکاری ملازمتوں میں ان کا کوٹہ متعین کیا جائے۔ اور ان کو مسلمان تعلیم یافتہ حضرات کی حق تلفی سے باز رکھا جائے۔

۹: ملک میں اسلامی حدود و تعزیرات کا نفاذ ہو چکا ہے، لیکن "سزائے مرتد" کا قانون نافذ نہیں کیا گیا۔ یہ اجلاس حکومت کے اس طرزِ عمل پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل، وزارتِ قانون اور صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی توجّہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ یہ طرزِ عمل اسلامی تعزیرات کی بدنامی کا باعث ہے۔ اگر اس ملک میں اسلامی تعزیرات کا نفاذ واقعتاً مطلوب ہے تو "سزائے مرتد" کا نفاذ ناگزیر ہے۔ اس لیے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ "سزائے مرتد" کا قانون نافذ کر کے اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کیا جائے۔

۱۰: یہ اجلاس اس خبر پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ بعض مجرم بھگوڑوں نے مغربی جرمنی میں سیاسی پناہ لے رکھی ہے جو حکومت اور ملک وملت کی بدنامی کا باعث ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مغربی جرمنی کی حکومت سے ان پناہ گزینوں کی فہرست طلب کی جائے اور ان افراد کی صحیح پوزیشن واضح کر کے بیرونی دنیا کو مطمئن کیا جائے نیز اسی ضمن میں یہ اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ قادیانی فرقہ کے بعض لوگوں نے مغربی جرمنی میں سیاسی یا مذہبی پناہ لے رکھی ہے۔ اگر ان اطلاعات میں کچھ بھی صداقت ہے تو قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر ربوہ سے اس کی وضاحت طلب کی جائے اور ان افراد کی فہرست اور ان کے جرائم کی نوعیّت سے اُمّتِ مُسلمہ کو آگاہ کیا جائے۔

۱۱: بنگلہ دیش سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں قادیانیوں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں اور وہاں کے

لوگوں کی غربت و افلاس سے فائدہ اٹھا کر انہیں ارتداد کی تاریک وادیوں میں دھکیلنے کی کوششیں ہو رہی ہیں - یہ اجلاس ان اطلاعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فیصلہ کرتا ہے کہ رمضان المبارک کے بعد بنگلہ دیش میں تحفظِ ختمِ نبوّت کا مرکز قائم کیا جائے - نیز یہ اجلاس مُسلم حکومتوں سے اور دَردمَند اہلِ خیر سے اپیل کرتا ہے کہ اس عظیم الشان اور بابرکت منصوبے میں "مجلسِ تحفّظِ ختمِ نبوّۃ" سے ہر ممکن تعاون کیا جائے۔

۱۲ : کافی دِنوں سے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے متضاد اور غیر ذمّہ دارانہ بیانات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ جو نہ صرف علماء کرام کی، بلکہ خود اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں - یہ اجلاس ڈاکٹر صاحب کی اس خود رائی، خود رَوی پر اظہارِ تشویش کرتے ہوئے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب صرف اپنے ذاتی خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں - وہ نہ عالمِ دین ہیں اور نہ ان کے خیالات اسلام کی صحیح نمائندگی کرتے ہیں -

۱۳ : اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۶، ۷، ستمبر کو مسلم کالونی ربوہ میں ایک عظیم الشّان ختمِ نبوّۃ کانفرنس منعقد کی جائے - یہ اجلاس ملّتِ اسلامیہ سے اپیل کرتا ہے کہ ملّی جذبہ سے سرشار ہوکر اس کانفرنس کو کامیاب بنایا جائے۔

۱۴ : یہ اجلاس قومی نشریاتی اداروں کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ گزشتہ دنوں پہلی بار مسئلہ ختمِ نبوّۃ کی وضاحت قومی نشریاتی اَداروں سے کی گئی اور توقع رکھتا ہے کہ دینِ اسلام کے اس بنیادی مسئلہ کی تشریح کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔

جنگِ خندق

عہدِ رسالت مآب (صلی اللہ تعالٰے علیہ و اصحابہ وسلم) میں اس جنگ میں دشمن سے بچاؤ کے لئے خندق کھودی گئی - صحابہؓ جب پتھریلی زمین پر کدال مارتے تو کہتے ؎

نحن الذین بایعوا محمّدًا
علی الجہاد ما بقینا ابدًا

ادھر سرکارِ محمّدؐ (صلی اللہ تعالٰے علیہ و اصحابہ وسلم) سے جواب ملتا ہے ؎

اللّٰھم لا عیش الا عیش الاٰخرۃ
فاغفر الانصار و المہاجرۃ

مرسلہ — ڈاکٹر شیر بہادر پنی ایبٹ آباد

ماخوذ از ترجمان القرآن — حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ

طِبّی مشورے

حکیم آزاد شیرازی

براہِ راست جواب کے خواہشمند حضرات جوابی لفافہ ضرور روانہ کریں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

ٹی بی کا نسخہ

س : بندہ دس بارہ سال سے ٹی بی کا مریض ہے اور ٹی بی آخری مرحلہ میں پہنچ گئی ہے - معلوم ہُوا ہے کہ آپ کے پاس ٹی بی کے لئے کوئی کامیاب نسخہ ہے۔ براہ کرم تحریر فرمائیں۔

غلام علی (پتہ درج نہیں)

ج : نسخہ متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :۔

(۱) سفوف ہلدی ½ تولہ، (۲) شیر مدار تازہ ۶ ماشہ۔ دونوں کو پندرہ منٹ تک کھرل کرکے یک جان کریں۔ دوائی تیار ہے۔

روزانہ ایک رتی کی چار خوراکیں ہر تین گھنٹہ بعد نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں، صبح و شام بکری کا دودھ پئیں۔ ٹھوس غذا ہرگز نہ کھائیں۔ محلول ڈیکومپوزڈ غذائیں جیسے دودھ، شوربا، چائے، پھلوں کا رس وغیرہ استعمال کریں۔

قلاعِ دہن

س : میں کئی سالوں سے منہ پکنے کے عارضہ میں مبتلا ہوں کوئی آسان علاج بتائیں۔ نیز نظر کی کمزوری کا بھی آسان علاج بتائیں

تنویر الحق، خانپور ضلع رحیم یار خاں

ج : منہ پکنے کے لئے ایک لیموں کا رس صبح و شام نیم گرم پانی میں ملا کر پیئیں۔ یا انار کا رس پیئیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

نظر کی کمزوری کے لئے صبح و شام کھانے کے بعد ایک ایک تولہ سونف کھایا کریں۔

کانچ نکلنا

س : دس گیارہ سال ہو گئے میری کانچ نکلتی ہے اور ساتھ ہی جسمانی اور دماغی کمزوری بھی رہتی ہے۔ براہِ کرم کانچ کا نسخہ ضرور لکھیں اور میرے لئے آسان دوائی تجویز کریں۔

محمد توفیق الرحمان شاہ
کیلے۔ تحصیل و ضلع شیخوپورہ

ج : کانچ اگر مشکل سے نکلتی ہے اور مشکل سے اندر جاتی ہے تو اس کا سبب ورم ہوتا ہے۔ اس کو اندر داخل کرنے کے لئے خطمی اور بنفشہ کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھائیں۔ اور موم روغن سے مقعد کو چرب کرکے اندر داخل کریں۔

اگر کانچ آسانی سے باہر نکلتی اور اندر داخل ہو جاتی ہے تو اس کا سبب مقعد کے حلقے کے عضلہ کا استرخاء ہے۔ اس کا علاج یہ کریں کہ روغن گل خام کو مقعد پر ملیں اور (۱) گلنار۔ (۲) مازو (۳) پھٹکڑی (۴) سرمہ - (۵) پوست انار (۶) سفیدہ کاشغری کو غبار کے مانند باریک کریں اور مقعد پر چھڑکیں۔ اس کے بعد گدّی رکھ کر پٹی سے مضبوط باندھ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔

عام جسمانی کمزوری کو عمدہ غذاؤں دودھ، دہی، پھل وغیرہ سے دور کریں۔

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہوسکے گی۔

جمعیت علماءِ آزاد جمّوں و کشمیر

علامہ انور شاہ کشمیری ایک بے مثال مفسر، عدیم النظیر محدث، فقیہہ اعظم، ایک عظیم فلسفی اور یادگار اسلاف تھے، مولانا عبدالحامد بدایونی گورنمنٹ کالج کی تقریب سے ڈاکٹر محمد رضوان اللہ کا خطاب۔

کراچی ۔ مولانا عبدالحامد بدایونی گورنمنٹ کالج علامہ انور شاہ کشمیری کی یاد میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ دینیات کے سابق صدر ڈاکٹر حافظ قاری سید محمد رضوان اللہ نے حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری کے حالات زندگی، ان کی دینی، علمی اور سیاسی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری نے ابتدائی کتب اپنے وطن مالوف کشمیر اور پھر ہزارہ میں پڑھیں اور آپ ۱۳۰۸ھ میں اس وقت دارالعلوم دیوبند تشریف لائے جب حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا مسند صدارت پر متمکن تھے ۔ یہاں آکر آپ نے حدیث و تفسیر کی کتابیں شروع کیں اور چند ہی سال میں دارالعلوم دیو بند میں شہرت و مقبولیت کے ساتھ ایک امتیازی شان حاصل کرلی۔ دارالعلوم دیو بند سے فراغت کے بعد آپ نے مدرسہ امینیہ دہلی میں کچھ عرصہ فرائض تدریس انجام دیئے ۱۳۲۰ھ میں کشمیر چلے گئے۔ وہاں اپنے علاقہ میں "فیض عام" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا۔ ۱۳۲۳ھ میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے ۱۳۲۷ھ میں آپ دیوبند تشریف لائے تو حضرت شیخ الہند نے آپ کو یہاں روک لیا اور کئی سال تک کتب حدیث کے درس و تدریس کی خدمت بغیر مشاہرہ کے انجام دیتے رہے ۱۹۱۵ء کے اواخر میں جب شیخ الہند نے سفر حجاز کا قصد کیا تو اپنی جانشینی کا فخر انور شاہ کشمیری ہی کو بخشا۔ مولانا انور شاہ کشمیری دارالعلوم دیوبند کی مسند صدارت پر تقریباً ۱۲ سال تک جلوہ افروز رہے۔

ڈاکٹر سید محمد رضوان اللہ نے کہا کہ اگر حضرت شیخ الہندؒ نے دارالعلوم دیوبند کا غلغلہ چار دانگ عالم میں بلند کیا تو حضرت شاہ صاحب نے دارالعلوم دیوبند کی مسند تدریس پر رونق افروز ہو کر عالم اسلام کو علم دین کی روشنی سے منور کر دیا۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنی تقریر میں مزید کہا کہ حضرت شاہ صاحب علم حدیث میں عدیم النظیر محدث تھے، علوم فقہ میں فقیہہ اعظم، اتباع سنت میں صلحائے امت کا کامل مکمل نمونہ تھے، تو معرفت الٰہی میں جنید وقت اور شبلی عصر، ان کا وجود شریعت کے لئے بھی موجب تقویت تھا اور طریقت کے لئے بھی وجہ نازش، ڈاکٹر رضوان اللہ نے کہا کہ انور شاہ صاحب اگر ایک طرف اپنے معاصرین میں تبحر علمی کے لحاظ سے عدیم النظیر تھے تو دوسری جانب زہد و تقویٰ میں بھی ان کی ذات بے مثل تھی۔ وہ ایک بے مثال مفسر اور فلسفی تھے۔ انہوں نے کہا کہ آدمی کے اندر ایک کمال کا ہونا بھی کم نہیں ہوتا۔ مگر حضرت شاہ صاحب کی دستار کمال میں متعدد لعل آویزاں تھے مشرق وسطیٰ سے لے کر چین تک ان کے فیضانِ علم کا سیلاب موجیں مارتا رہا۔ ڈاکٹر رضوان اللہ نے کہا کہ حضرت شاہ صاحب بیک وقت حافظ ابن حجر بھی تھے اور ابن جریر طبری بھی، ابن دقیق العید بھی تھے اور شیخ ابن ہمام بھی۔ ادب اور بلاغت میں حافظ بھی اور عبدالقادر جرجانی بھی، فارسی شعر و شاعری میں اگر وہ انوری اور خاقانی کے ہم رنگ تھے تو عربی شاعری میں ابوالعتاہیہ اور بحتری کے ہم پایہ نظر آتے تھے۔ اس تقریب کی صدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر سید کمال الدین

(باقی ۱۹ پر)

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لیے ہر کتاب کی دوؔ جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے

عائشہ باوانی
وقف کی مطبوعات

صنعتی میدان میں باوانی فیملی کا دُور دُور شہرہ ہے۔ ملک میں مختلف مقامات پر اس خاندان نے جو صنعتی پلانٹ لگا رکھے ہیں اُنہوں نے ملکی معیشت کو سنبھالنے میں اہم رُول ادا کیا ہے۔ اس فیملی نے "عائشہ باوانی وقف" کے نام سے ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے جس کا مقصد قرآنِ عزیز اور دوسری بنیادی مطبوعات کی اشاعت و ترویج ہے۔ اس مَد میں ایک معقول سرمایہ فراہم کر کے یہ خدمت سرانجام دی جا رہی ہے اور معریٰ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں میں اس کے تراجم کا اہتمام کر کے ملک و بیرونِ ملک ضرورت مندوں تک اسے پہنچایا جاتا ہے۔ اس طرح کتابی [illegible] میں بنیادی نوعیّت کی کتابیں مختلف زبانوں میں فراہم کرنا اس ادارہ نے اپنے ذمّہ لے رکھا ہے اور یہ بڑی سعادت ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے چند اہم کتابیں ہیں جو ادارہ نے شائع کی ہیں۔ ان میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۂ اللہ کی معرکۃ الآرا کتاب حیاۃ المسلمین، مناجاۃ مقبول، جزاء الاعمال، حقوق الاسلام علامہ سیّد سلیمان ندوی کی رسولِ وحدت، اسلامی حکومت کے عاملین۔ مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی سیرۃ خاتم الانبیاء۔ خواجہ عزیزالحسن مجذوبؔ کی مسلم کی بیداری محترم ڈاکٹر عبدالحی صاحب کی معمولات یومیہ و مختصر نصاب اصلاح نفس، نیز ایک سعودی عالم الشیخ عبداللہ بن حمید کا ایک فتویٰ بہ سلسلہ سوشلزم شامل ہیں۔ ان میں ۱۶ صفحات کے پمفلٹ سے لے کر دو پونے دو صد صفحات تک کی کتابیں شامل ہیں۔ ہر کتاب کی طباعت و کتابت اور کاغذ وغیرہ کا معیار بہت خوب ہے۔ مقصد تبلیغِ دین ہے اور یہ بڑا مبارک مقصد ہے۔ بیگم عائشہ باوانی وقف پوسٹ بکس ۴۱۷۸ کراچی ۲ سے رابطہ کریں ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے اہل دولت و ثروت کو اس طرح کی خدمات کی بیش از بیش خدمت کی توفیق دے اور زندگی کے تمام دوائر میں اپنے ذمّہ داریوں سے احسن طریق سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے ۔ ہم اس خدمت میں وقف کے کرتا دھرتا حضرات کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

عمران اکادمی
لاہور کی مطبوعات

عمران اکادمی ۴۰-بی اردو بازار لاہور ایک نوزائیدہ ادارہ ہے۔ اس ادارہ کی طرف سے مشہور مورّخ اسلام مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی کی معرکۃ الآرا کتاب "معیار العلماء" حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ جو علماء حق اور علماء سوء کے تعارف کے سلسلہ میں اپنی نوعیّت کی منفرد کتاب ہے۔ اکبر شاہ مرحوم کا قلم اللہ تعالیٰ کا عطیہ تھا۔ خلوص و دیانت اس شخص میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اُمّت کے اجتماعی امراض کی تشخیص اور ان کا علاج شاہصاحب کے گویا فرائض میں شامل تھا۔ اور وہ اس سلسلہ میں ایک مخلص و ماہر طبیب کے طور پر کامیاب تھے۔ آج کے دَور میں علم و علماء کی صفوں میں جو المناک صورتِ حال گندی بھیڑوں کے سبب پیدا ہو چکی ہے اس کے اعتبار

سے یہ کتاب بڑی مفید رہنما ثابت ہو گی۔ اکادمی اس پر مستحق تبریک ہے۔ قیمت ۱۵/۰۰ روپے

اس کے ساتھ ہی حضرت الشیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوری کا رسالہ "ڈاڑھی کا وجوب" (قیمت ۲/۰۰ روپے) اور مولانا مفتی سعید احمد صاحب سہارنپوری کا رسالہ "نوٹ کی حقیقت اور اس کے شرعی احکام" (قیمت ۳/۰۰ روپے) اپنی نوعیت کے منفرد رسالے ہیں اور ضرورت ہے کہ ان کی بیش از بیش اشاعت ہو۔ اور حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہٗ کی "تبلیغی تقریریں"۔ (قیمت ۳/۰۰ روپے)

مسلمان کون ہے؟

ایک متدین اور مخلص اہلِ علم مولانا محمد منظور الوحیدی کی یہ کتاب ۵۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ کتابت طباعت گوارا، کتاب معنوی اعتبار سے خوب اور لائق مطالعہ ہے۔ اسلام اللہ کا آخری دین ہے جس کے بعد وحی الٰہی کا سلسلہ بند ہو گیا۔

اس دینِ فطرت کو جو قبول کر لیتے ہیں انہیں مسلمان کہا جاتا ہے۔ ہر دور میں مدعیانِ اسلام کی متعدد جماعتیں رہیں جیسا کہ آج بھی ہیں، لیکن قرآن و سنت کے نقطۂ نظر سے مسلمان وہ ہے جو ما انا علیہ و اصحابی کے اصولِ نبویؐ پر چلنے والا ہو۔ مولانا المحترم نے اس ضابطہ کو سامنے رکھ کر جملہ پہلوؤں پر آسان اور شستہ زبان میں گفتگو کی ہے۔ کتاب کا زیادہ سے زیادہ پھیلایا جانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اتنی بڑی کتاب تبلیغی مقاصد کے پیشِ نظر صرف ۱۵/- میں مکتبۃ العلم ۱۹۔ مین بازار مزنگ لاہور سے دستیاب ہے۔

قرآنی سورتوں کے فضائل

ہمارے فاضل اور مکرم دوست مولانا ظفر احمد قادری مسجد چوک دالگراں کی تازہ پیشکش۔ احادیث مبارکہ اور اسلاف کے گرامی قدر ارشادات کی روشنی میں کلام الٰہی کی سورتوں کے فضائل و برکات پر سادہ اور عام فہم زبان میں یہ رسالہ مرتب ہوا ہے۔ درود و سلام کے فضائل و برکات پر مشتمل ایک مختصر رسالہ اس کے ساتھ شامل ہے۔ عام مسلمانوں کے لیے بڑی قیمتی چیز ہے۔ اوّلین فرصت میں حاصل کریں اور قلب و نظر کی بالیدگی کا سامان فراہم کریں۔ مؤلف کے پتہ سے دستیاب ہے۔

غزواتِ نبویؐ

جناب نثار الحق صاحب صدیقی ایک علمی اور مجاہد گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ علم و تدریس میں ساری عمر گزار دی اور کتاب و قلم سے ایسا رشتہ استوار کیا کہ کئی نوجوان ان کی ہمت کے سامنے شرما جائیں ہیں۔ "غزواتِ نبویؐ" تازہ اور قابلِ قدر پیشکش ہے۔ جناب ڈاکٹر محمد ایوب قادری کا مقدمہ شامل کتاب ہے۔ ۱۹۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۳۰ کے قریب غزوات پر موصوف نے ڈوب کر لکھا۔ کوئی بات بلا حوالہ نہیں۔ قائدِ انسانیت امام الانبیاء کی حربی زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہ ہونے کے لیے یہ کتاب بوجوہ لائق مطالعہ ہے۔ رزمی تاریخ کا شوق رکھنے والے حضرات کے ساتھ ہر انسان کو اس سے بڑا مواد ملے گا۔ اور خدا کے آخری پیغمبر کی سیرت کے حسین نقوش سے آگاہی ہو گی۔ قیمت بہت واجبی یعنی محض ۶/۰۰ روپے۔ ملنے کا پتہ: پاک اکیڈمی (۱۴۱ وحید آباد) گولیمار کراچی۔

مناسکِ حج

جامعہ اشرفیہ پشاور کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف قریشی کی گرانقدر تالیف، مسافرانِ حرم کے لیے قابلِ قدر تحفہ۔ اکابر علماء کی مصدقہ و پسندیدہ تالیف۔ زائرِ حرم کی ضروریات کے لیے اس میں مکمل مواد ہے۔ ہر مسئلہ مستند اور پوری تحقیق سے لکھا گیا۔ مولانا کے قلم سے بہت کچھ نکل چکا ہے۔ یہ ان کا شاہکار ہے۔ وجد و شوق کی فراوانی آپ کو ساتھ ساتھ نظر آئے گی۔ اوّلین فرصت حاصل کریں۔ ٹائیٹل بڑا جاذبِ نظر، کتاب و طباعت اچھی۔ قیمت ۲۵/۰۰ روپے۔

ایڈیٹر کے نام

از: امیر علی قریشی

مکتوب مدینہ منورہ

محترم المقام جناب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

احقر طویل سفر پر گیا ہوا تھا، رجب کے دوسرے ہفتہ میں جب مدینہ منورہ واپس آیا تو سینکڑوں کے قریب خطوط اور متعدد مطبوعہ پمفلٹ کا مجموعہ احباب نے سپرد کیا یہ پمفلٹ اور خطوط میرے نام وارد ہوئے تھے، ان خطوط کو پڑھا جن حضرات نے میرا مضمون مباہلہ شائع کیا ہے ان کے نام نوٹ کئے۔ ان میں بہت سے حضرات کے لئے عمرے کر چکے ہوں اور باقی حضرات کے لئے عمرہ کر رہا ہوں، کچھ حضرات نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کو لکھا ہے ان کا صلوٰۃ و سلام پیش کر دیا۔

جو خطوط موصول ہوئے ہیں عموماً تحسین اور آفرین پر مشتمل ہیں، درجنوں حضرات نے مضمونِ مباہلہ پڑھ کر مجھے دادِ تحسین دی ہے اور بتایا ہے کہ اس کی افادیت بہت ہے۔ جو حضرات میری تحریک اور تحریر کے ہمنوا ہیں ان سب کا شکر گزار ہوں۔ اور ان کے لئے دعا گو ہوں۔

ان خطوط میں چند ایسے بھی تھے جو مخالف جماعت سے تعلق رکھنے والے حضرات نے لکھے ہیں۔ ان میں سے بعض حضرات نے یہ تلقین کی ہے کہ اپنی محنت کا رخ ہماری طرف سے ہٹا کر یہود و نصاریٰ کی طرف کر دیں، بات یہ ہے کہ کرنے کے کام تو بہت ہیں، احقر نے اپنی توجہ اس جماعت پر مرکوز ہے جو مدعیٔ اسلام ہے۔ لیکن بدعات میں مبتلا ہے اور دوسروں کو کافر کہتی ہے، دوسرے حضرات یہود و نصاریٰ سے مناظرہ کریں، ان کے خلاف کتابیں لکھیں، اور بعض مخالف حضرات نے اپنی عادت کے مطابق بدزبانی اختیار کی ہے اور بعض حضرات نے یوں کہا ہے کہ میں چیلنج قبول کرتا ہوں، داتا گنج بخش میں آ جاؤ یا حبیب بینک کی عمارت سے کود پڑو، ان حضرات کو میں نے چیلنج نہیں کیا، میرا چیلنج نورانی میاں کو ہے اور حرمین شریفین میں مباہلہ کی دعوت دی ہے، آخر نورانی میاں کو کیوں سانپ سونگھ گیا، وہ کیوں چیلنج قبول نہیں کرتے۔ ہند و پاک میں لاکھوں بریلوی ہیں نورانی میاں کو مباہلہ سے بچانے کے لئے اور بہانہ ڈھونڈنے کے لئے ہر بریلوی مجھ سے خطاب کرے گا کہ فلاں جگہ آؤ اور مجھ سے مباہلہ کرو۔ میں فقیر آدمی کہاں کہاں جاؤں گا اور کس کس سے مباہلہ کروں گا۔ سیدھی سادی بات ہے کہ جو ان کا چوٹی کا آدمی ہے وہ مباہلہ کرلے سب کی طرف سے ہو جائے گا۔ اور جو لوگ اپنے کو چیلنج کے لئے آمادہ کر رہے ہیں۔ وہ سب مل کر نورانی میاں کو راضی کریں اور اُن سے کہیں کہ پوری جماعت کی بدخواہی ہو رہی ہے، آپ اپنے کو حق پر سمجھتے ہیں تو حرم پاک میں جا کر ایک فقیر بے نوا سے نمٹ لیجئے۔ لیکن بات یہ ہے کہ مجھے اب تین سال کے بعد پختہ یقین ہو گیا ہے کہ مباہلہ کے لئے آمادہ نہیں ہو سکے۔ قرآن مجید نے یہودیوں کو چیلنج کیا کہ اگر تم اپنے خیال میں اللہ کے پیارے ہو تو موت کی تمنا کرو پھر ساتھ ہی قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ "ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیھم" یہی حال ان کا ہو رہا ہے، حقانیت کے مدعی بھی ہیں اور سامنے آتے بھی نہیں، معلوم ہوا کہ اندر سے اپنے مسلک کو صحیح نہیں جانتے۔

بعض بریلوی حضرات کے خطوط ایسے ملے ہیں جنہوں نے مباہلہ کے لئے ایسی شرطیں لگائی ہیں جن کی حق و باطل ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی ضرورت نہیں، درحقیقت ان کو یہ ہمت تو ہے نہیں کہ نورانی میاں کو مباہلہ کے لئے آمادہ کریں۔ ایسی شرطیں تلاش کر کر کے لکھ رہے ہیں اور بعض لوگوں نے پمفلٹ کی صورت میں بھی شائع کی ہیں جن کی حیثیت نو من تیل کی ہے۔ رادھا جی ناچیں کیسے نو من تیل کہاں ہے؟ مثلاً ان شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ نورانی میاں ایک مجہول آدمی سے کیسے مباہلہ کریں ان کے برابر کا کوئی آدمی ہو تو مباہلہ کر سکتے ہیں۔ بھلا مباہلہ کے لئے

... ثابت ہوتی کہ دونوں
فریق برابر کے ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم تو نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ
کے لئے آمادہ ہوگئے تھے۔ اگر مباہلہ
کے لئے برابری لازمی لازم ہوتی تو کبھی
بھی آپ مباہلہ کا چیلنج نہ فرماتے کیونکہ
پوری کائنات میں آپ کے برابر کوئی
نہیں ہے۔ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک
وسلم۔ بعض لوگوں نے یہ لکھا ہے کہ مولانا
درخواستی مدظلہ اور اپنے مسلک کے
دوسرے اکابر سے لکھوائیں کہ امیر علی قریشی
ہمارا نمائندہ ہے تب مباہلہ کریں گے، میں
نے کب دعویٰ کیا ہے کہ ان کا نمائندہ ہوں
یا جماعت دیوبند کی طرف سے مباہلہ کی
دعوت دے رہا ہوں۔ دیوبند کا مسلک حق
ہے ہی اس کے ثابت کرنے کے لئے
مباہلہ ہونا نمائندگی والی بات کا کوئی جوڑ
بھی تھا، بات تو اتنی سی ہے کہ نورانی میاں
جو دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں اور اپنے کو
مسلک اہل سنت والجماعت بتلاتے ہیں۔
ان کے اور ان کی جماعت کے دعوے کو
جھٹلانا مقصود ہے اور اس کا بیڑا میں
نے خود اٹھایا ہے، مجھے کیا ضرورت ہے
کہ کسی سے نمائندگی کا پروانہ لکھواؤں۔
نورانی میاں کو اپنا مسلک حق ثابت کرنا ہے
تو سامنے آئیں۔ ہندوستان پاکستان میں
جو لاکھوں مسلمانوں کو ورغلا کر اہل دیوبند
سے دور کر رکھا ہے اور فتنہ گر بنے ہوئے
ہیں یہ ان کی فتنہ گری کا سلسلہ ختم ہونا کہ
اور لوگ بھی دیکھ لیں کہ حق کیا ہے اور
باطل کیا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے
امیر مدینہ سے اجازت لے لیں تب مباہلہ
ہوگا۔ لیکن مباہلہ کے لئے ان صاحب نے
اپنی ذات کو پیش کیا نورانی میاں کا اس
میں ذکر نہیں ہے۔ نورانی میاں تشریف
لائیں اگر اس کی ضرورت ہوئی تو وہ اور
میں امیر مدینہ کے پاس چلے جائیں گے۔
نورانی میاں کا تعارف پہلے کرانا ضروری ہوگا
کہ یہ اس جماعت کے ہیرو اور لیڈر
ہیں جو شیخ محمد بن عبدالوہاب اور تمام
داعیان توحید کو کافر کہتے ہیں اور حرمین کے
اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔
اور اپنی نماز الگ پڑھتے ہیں۔ اس پر امیر
مدینہ کا جو ردّ عمل ہوگا وہ سب کے سامنے
آجائے گا۔ بہرحال میں امیر مدینہ سے
اجازت لینے کے لئے ساتھ چلنے کو
تیار ہوں۔ میں خواہ مخواہ ان سے اجازت
لوں اور پھر نورانی میاں سامنے بھی نہ آئیں
تو میں اپنی کوشش کو بے جا استعمال
کیوں کروں بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا
ہے کہ یہ دعوتِ مباہلہ دیوبندی مذہب
کے خلاف ہے۔ اور کیا قبر والے سنتے
ہیں اور وہاں سے آوازیں آسکتی ہیں؟
دیوبندی مسلک کو ہم خود زیادہ جانتے
ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ
قبر والوں کو آوازیں سنوا سکتا ہے اور
قبروں سے آوازیں بھی اللہ کی قدرت
کاملہ سے سنائی دے سکتی ہیں۔ بہرحال
ادھر ادھر کی باتیں چھوڑیں اور نورانی میاں
کو آمادہ کر کے یہاں بھیج دیں اور اس
سے پہلے اخبارات کے ذریعہ تاریخ کا
تعین کر کے تراشہ مجھے بھیج دیں۔
بریلوی حضرات نے ایک پمفلٹ میں
بریں بھی سوال اٹھایا ہے کہ نورانی میاں نے
دیوبندیوں کو کب کافر کہا ہے؟ اس کا
ثبوت دو، ثبوت دینے کی کیا ضرورت
ہے جب اپنے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں
بریلوی کے فتوائے تکفیر پر ایمان رکھتے ہیں
ہیں اور ان کو مجدد ملت مانتے ہیں (جن
کا تجدیدی کارنامہ امت مسلمہ کی تکفیر
کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے) تو جن کو
انہوں نے کافر کہا سب کو کافر کہنا اور
ماننا لازم ہوا، چلو اس پر فیصلہ رہا کہ
نورانی میاں یہی لکھ دیں کہ دیوبندی جماعت
کو میں مسلمان سمجھتا ہوں اور شاہ احمد رضا خاں
کے فتوائے تکفیر سے متفق نہیں ہوں،
میں نے تو اپنے چیلنج میں یہی لکھا ہے کہ
مباہلہ کرلیں یا اہلِ دیوبند کو کافر کہنا چھوڑ
دیں، امید ہے کہ مخلصین طالبانِ حق کو یہ
سطریں کافی ہوں گی اور ضدی ہٹ دھرم
کے لئے بڑے بڑے دفتر بھی کافی
نہیں ہو سکتے۔

چونکہ ہر شخص کو جواب دینا مشکل تھا
اس لئے احقر نے یہ مضمون پریس کے
حوالہ کیا تاکہ عوام وخواص کے سامنے پوری
روئیداد آجائے اور سوالات لکھنے والوں
کو جوابات مل جائیں۔ واللہ الموفق المعین

چنیوٹ میں

خدام الدین کا تازہ پرچہ حافظ شیر زمان
مدرسہ دار الرحمت مسجد جوکی والی سے حاصل
کریں۔

چراغ و مسجد و محراب و منبر

غلام صابر قادری سندیلوی

میقاتُ الصّیام

برائے شہر لاہور و مضافات

مطابق سٹینڈرڈ ٹائم پاکستان

رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ —— ۱۹۸۲ء

شوال کے روزے

ایام	تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	اختتام سحری منٹ	اختتام سحری گھنٹہ	افطاری منٹ	افطاری گھنٹہ
بدھ	یکم شوال	۲۳ جولائی	عید الفطر			
جمعرات	۲ "	۲۴ "	۳۹	۳	۶	۷
جمعہ	۳ "	۲۵ "	۴۰	۳	۶	۷
ہفتہ	۴ "	۲۶ "	۴۱	۳	۵	۷
اتوار	۵ "	۲۷ "	۴۲	۳	۴	۷
پیر	۶ "	۲۸ "	۴۳	۳	۴	۷
منگل	۷ "	۲۹ "	۴۴	۳	۳	۷

لاہور سے دوسرے شہروں کا فرق

شہر	منٹ		شہر	منٹ	
راولپنڈی	۶	منٹ بعد	ساہیوال	۶	منٹ بعد
ڈیرہ غازیخاں	۱۵	" "	مظفر گڑھ	۱۲	" "
سیالکوٹ	۳	" "	میانوالی	۱۰	" "
گوجرانوالہ	۲	" "	بہاولپور	۱۴	" "
گجرات	۱	" "	کراچی	۲۷	" "
لائلپور	۷	" "	کوئٹہ	۲۸	" "
سرگودھا	۶	" "	ڈیرہ اسمٰعیلخان	۱۵	" "
کیمبل پور	۱۵	" "	پشاور	۱۳	" "
ملتان	۱۱	" "	لاڑکانہ	۲۴	" "

مرتب کردہ } غلام قادر اظہر ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹسمین پی ، ڈبلیو ، آر
منگل ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ ، ۸ جون ۱۹۸۲ء

رمضان المبارک

ایام	تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	اختتام سحری منٹ	اختتام سحری گھنٹہ	افطاری منٹ	افطاری گھنٹہ
بدھ	یکم رمضان	۲۳ جون	۱۸	۳	۱۲	۷
جمعرات	۲ "	۲۴ "	۱۸	۳	۱۲	۷
جمعہ	۳ "	۲۵ "	۱۹	۳	۱۲	۷
ہفتہ	۴ "	۲۶ "	۱۹	۳	۱۳	۷
اتوار	۵ "	۲۷ "	۲۰	۳	۱۳	۷
پیر	۶ "	۲۸ "	۲۰	۳	۱۳	۷
منگل	۷ "	۲۹ "	۲۱	۳	۱۳	۷
بدھ	۸ "	۳۰ "	۲۱	۳	۱۳	۷
جمعرات	۹ "	یکم جولائی	۲۱	۳	۱۳	۷
جمعہ	۱۰ "	۲ "	۲۲	۳	۱۳	۷
ہفتہ	۱۱ "	۳ "	۲۲	۳	۱۲	۷
اتوار	۱۲ "	۴ "	۲۳	۳	۱۲	۷
پیر	۱۳ "	۵ "	۲۳	۳	۱۲۰	۷
منگل	۱۴ "	۶ "	۲۴	۳	۱۲	۷
بدھ	۱۵ "	۷ "	۲۵	۳	۱۲	۷
جمعرات	۱۶ "	۸ "	۲۶	۳	۱۲	۷
جمعہ	۱۷ "	۹ "	۲۷	۳	۱۲	۷
ہفتہ	۱۸ "	۱۰۰ "	۲۷	۳	۱۲	۷
اتوار	۱۹ "	۱۱ "	۲۸	۳	۱۱	۷
پیر	۲۰ "	۱۲ "	۲۹	۳	۱۱	۷
منگل	۲۱ "	۱۳ "	۳۰	۳	۱۱	۷
بدھ	۲۲ "	۱۴ "	۲۱	۳	۱۱	۷
جمعرات	۲۳ "	۱۵ "	۳۱	۳	۱۰	۷
جمعہ	۲۴ "	۱۶ "	۳۲	۳	۹	۷
ہفتہ	۲۵ "	۱۷ "	۳۳	۳	۹	۷
اتوار	۲۶ "	۱۸ "	۳۴	۳	۹	۷
پیر	۲۷ "	۱۹ "	۳۵	۳	۸	۷
منگل	۲۸ "	۲۰ "	۳۵	۳	۸	۷
بدھ	۲۹ "	۲۱ "	۳۶	۳	۷	۷
جمعرات	۳۰ "	۲۲ "	۳۷	۳	۷	۷

عزتِ زن کی ضمانت ہے یہ پردہ لاریب

عبدالرحمٰن عاجزؔ، مالیرکوٹلوی

بنتِ ملّت کو نہ بے پردہ پھرائے کوئی دینِ اسلام پہ چرکا نہ لگائے کوئی

خود جو پھرتی ہو نقاب اپنا اٹھائے کوئی اس کو فتنوں سے بھلا کیسے بچائے کوئی

لَا تَبَرَّجْنَ[1] سے واضح ہے مقامِ پردہ رسمِ فرسودہ نہ پردے کو بتائے کوئی

سامنے معنیِ عورت ہوں اگر عورت کے غیر محرم کے نہ پھر سامنے آئے کوئی

بے حجابی سے شرافت کا گلا کٹتا ہے بے حجابی کو گلے سے نہ لگائے کوئی

چار دیواری و چادر میں ہے عورت کا وقار کسی صورت نہ وقار اپنا گنوائے کوئی

خودنمائی پہ جو لاکھوں ہیں بضد مستورات لفظ مستور کا مفہوم بتائے کوئی

عزتِ زن کی ضمانت ہے یہ پردہ لاریب کبھی پردے کا تمسخر نہ اڑائے کوئی

صاف آجائے گا پھر سامنے عورت کا مقام حکمِ قرآں جو سنے اور سنائے کوئی

ہے ہر اک کے لئے حدِ شریعت عاجزؔ
اس سے آگے نہ قدم اپنا بڑھائے کوئی

---

[1] وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (الاحزاب ۳۳) اور اپنے گھروں میں وقار سے رہیں اور جاہلیت قدیم کی طرح خودنمائی نہ کرتی پھریں (گھروں سے بے پردہ باہر نہ نکلیں) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کریں (یہی کامیابی کا راستہ ہے)

ٹیلی فون نمبر ۶۳۹۸۴
ہفت روزہ خدام الدین لاہور
رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷۴
قرآن پاک
پڑھیے — عمل کیجیے
اور دارین میں کامیابی حاصل کیجیے
بہترین طباعت سے آراستہ ۔ عمدہ کاغذ ۔ شاندار جلد
حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا
مترجم و محشّٰی
قرآن عزیز
خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی پڑھائیے
قسم اعلیٰ ۲۰/- روپے قسم اوّل ۱۰/.. روپے قسم دوم ۷/۵۰ روپے قسم سوم ۵/.. روپے
ناشر
انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور